ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا
علمبردار

آئینی اختلافات دور کرنے کیلئے کانفرنس بلائی جائے۔ مفتی محمود

حزبِ اختلاف کے بارے میں صدر کا رویہ مناسب نہیں

سعودی عرب میں حاجیوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

کراچی ۲۶ جنوری و صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے کہا ہے کہ مسلم بنگال کے عوام نہ صرف متحدہ اور ایک پاکستان کے حامی ہیں بلکہ بھارتی تسلط اور اثر ورسوخ سے چھٹکارا بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دونوں لیڈر فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد جدہ سے کراچی پہنچنے پر آج صبح ایرپورٹ پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب میں مسلم بنگال کے حج وفد سے ملاقاتوں اور پاکستان کی تقسیم کے سوال پر بات چیت کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسلم بنگال کے وفد نے مسلم بنگال کی موجودہ صورتِ حال سے سخت مایوسی اور بد دلی کا اظہار کیا، مسلم بنگال کے حج وفد نے اپنی اس غلطی کو تسلیم کیا ہے کہ انہوں نے پاکستان سے علیحدگی اختیار کر کے سخت غلطی کی ہے، حج وفد نے کہا کہ مسلم بنگال کے عوام ملک کے دونوں بازوؤں کے دوبارہ اتحاد کے خواہش مند ہیں۔ دونوں لیڈروں نے کہا کہ جنگی قیدیوں کی واپسی کے سلسلہ میں پورا عالم اسلام پاکستان کا حامی ہے اور پاکستانی جنگی قیدیوں کی فوری وطن واپسی کا خواہشمند ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کا خیال ہے کہ بھارت میں پاکستانی جنگی قیدیوں کی مسلسل نظر بندی جنیوا کنونشنوں اور انصاف کے تمام اصولوں کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمود نے اخباری نمائندوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آئینی سمجھوتہ کی غلط تشریح سے پیدا ہونے والے اختلافات کو دور کرنے کے لئے حزبِ اختلاف اور حکمران جماعت کا فوری طور پر اجلاس ہونا چاہیئے۔ انہوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر جماعت نے مسودہ آئین کو قومی اسمبلی میں اپنی اکثریت کے بل بوتے پر منظور کر لیا تو یہ نہ تو صرف حزبِ اختلاف کے لئے قابلِ قبول ہو گا اور نہ ہی سرحد اور بلوچستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسا آئین جسے صرف پنجاب اور سندھ کی حمایت حاصل ہو۔ آئینی بنیادوں پر سرحد اور بلوچستان کے لئے قابل قبول نہیں ہو گا۔ جس بنیاد پر صدر بھٹو نے ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات کے بعد شیخ مجیب الرحمٰن اور عوامی لیگ کی مخالفت کی تھی۔ مولانا مفتی محمود نے حکمران جماعت پر الزام لگایا کہ وہ آئین سازی کے کام میں رکاوٹیں اور مشکلات پیدا کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت کا یہ الزام قطعی غلط ہے کہ حزبِ اختلاف آئین سازی میں حائل ہو رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کا یہ الزام کہ وزیر اعظم کیخلاف عدم اعتماد کی تحریک کے لئے دو تہائی کی اکثریت کی شرط حزبِ اختلاف کی جانب سے پیش کی گئی تھی۔ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے انہوں نے کہا کہ فرض کیجئے کہ اگر یہ تجویز حزب اختلاف کی جانب سے پیش کی گئی تھی تو اب وہ اپنی اس غلطی کو درست کرنا چاہتی ہے انہوں نے سوال کیا کہ کیا یہ غلط اقدام ہے اور کیا حکمران جماعت کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ حزبِ اختلاف کو اپنا موقف تبدیل کرنے کا موقع دے۔

انہوں نے کہا کہ میں پوچھتا ہوں کہ دو تہائی اکثریت کی تجویز حزب اختلاف کی پیش کردہ ہے تو آخر حکمران جماعت کیوں اسے برقرار رکھنے پر اصرار کر رہی ہے کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ شرط حزبِ اختلاف کی نہیں بلکہ حکمران جماعت کی پیش کردہ ہے۔ جب ان کی توجہ صدر بھٹو کے ا[...] بیان کی جانب مبذول کرائی گئی کہ آئینی سمجھوتہ قطعی اور آخری ہے اور اس میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہو سک[...] تو سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صدر کو اس بات کا [...] اختیار ہے کہ وہ جو دل چاہے کہیں لیکن جہاں تک حزبِ اختلاف کا تعلق ہے۔ تو صدر کا رویہ اس کے بار[...] میں نامناسب ہے۔ اور اگر صدر نے اپنے طور پر آئ[...] تیار کیا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ ایک بار پھر ہمیں فراموش کریں گے اور ہمارے جذبات کو مجروح کریں گے۔ انہوں نے موجودہ صورت[...] حال پر گہرے افسوس اور مایوسی کا اظہار کرت[...] ہوئے کہا کہ ہم نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے سبق حاصل نہیں کیا۔ انہوں نے آئینی سمجھوتے پر ریڈی[...] اور ٹیلی ویژن پر اظہارِ خیال کی پیشکش کا خیر مقدم کیا اور ک[...] کہ وہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہر سوال کا جواب دینے کو تیار ہیں انہوں نے کہا کہ اس بات کا تمام تر دارومدار مجھ پر ہے کہ میں جس سوال کا جو جواب بھی مناسب سمجھوں دوں یا نہ دوں۔

عازمینِ حج

مولانا مفتی محمود صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا ک[...] پاکستانی عازمین حج کو اس سال سعودی عرب میں سخت مشکلات اور مصائ[...] کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر رہائش اور گرانی کا مسئلہ حاجیوں کے لئے سخت تکلیف د[...] تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس وقت جدہ میں نو سے زیادہ ایسے عازمین[...] حج موجود ہیں جنہیں پی آئی اے نے نامعلوم وجوہ کی بنا پر واپس لے جانے [...] انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے پی آئی اے کے مینجنگ ڈائریکٹر سے اپیل کی کہ و[...] پروازوں میں اضافہ کریں اور جدہ میں پھنسے ہوئے ان عازمین حج کو وا[...] لانے کے انتظامات کریں جو پی آئی اے کے ذریعے ہی وہاں گئے تھے۔ مولا[...] مفتی محمود نے خشکی کے راستے عازمین حج کو سعودی عرب بھیجنے کی سخت مخا[...] کی۔ انہوں نے کہا کہ حاجیوں کے دو کارواں مکہ معظمہ نہیں پہنچ سکے ج[...] کہ سینکڑوں حاجیوں کو شدید برفباری کا سامنا کرنا پڑا۔

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان مرکزی دفتر چوک رنگ محل لاہور فون ۶۷۷۱۵

تاریخِ اسلام کا

ایک مشہور مگر عجیب و غریب واقعہ

از قمر عثمانی
فاضل دیوبند

تاریخِ اسلام ایسے بے شمار زرنگار واقعات سے معمور ہے جن کو پڑھ کر صداقتِ اسلام اور حقانیتِ دینِ حنیف کا احساس ہر سلیم الفطرت انسان کو ہو سکتا ہے فدائیت و جاں نثاری، ایثار و قربانی کے قابل قدر کارناموں سے تاریخِ اسلام کا مبارک دور تا حد نظر درخشاں و تابندہ نظر آتا ہے، خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھنے والوں نے حسن کردار اور بلندیٔ اخلاق، للّٰہیت و عبودیت کے وہ نمونے دنیا کو دکھلائے ہیں کہ تاریخ عالم کھنگال ڈالیے مگر اسلامی تاریخ کی نظیر کہیں نہیں ملے گی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے یہی وہ اوصاف حسنہ تھے جن کی بدولت دنیا ایمان و اسلام کی متاعِ بے بہا سے فیضیاب ہوئی کفر و ضلالت کی ماری ہوئی دنیا نے ہدایت و صداقت کا راستہ پایا۔

یہ بات اگرچہ حد درجہ قابلِ افسوس ہے کہ جس قوم کے پاس ایمان جیسی دولت ہو اور جس کی بدولت اس کے اسلاف نے دنیا پر اپنی عظمتوں کے پرچم لہرائے ہوں آج وہی قوم پستیوں اور نکبتوں کی آخری سرحد پر نظر آ رہی ہے، یہ نتیجہ ہے اس بے عملی، بے ضمیری اور خدا فراموشی کا جس کا لازمی انجام فلاکت و ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ بھی اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتے جب تک وہ قوم خود اپنی حالت کی تبدیلی پر آمادہ نہ ہو۔ کاش! یہ ذی کردار قوم اپنی عظمت و شوکت کو دوبارہ حاصل کرنے کی اہلیت پیدا کر سکے۔

تاریخِ اسلام کا ایک ایک واقعہ، ایک ایک مثال اپنی ایمان افروزی، تحیر خیزی میں اپنی نظیر آپ ہے۔

صحبتِ امروزہ میں ہم تاریخِ اسلام کا ایک مشہور مگر نادر الوقوع واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عبرت پذیری کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

۹ھ میں غزوہ تبوک کا مشہور واقعہ پیش آیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اطلاع ملی کہ شاہ روم عظیم لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر حملہ کا ارادہ کئے ہوئے ہے آپ نے اس کے لئے عام تیاری کا اعلان فرمایا۔ موسم کی سختی، حالات کی ناساعدت، تنگ دستی کی پریشانی اگرچہ حد درجہ ہمت شکن تھی لیکن اپنے اللہ پر اور اس کے سچے رسول صلعم پر ایمان رکھنے والوں نے تمام موانع کو نظر انداز کرتے ہوئے تیاری شروع کر دی۔ یہی وہ غزوہ ہے جس میں سب سے پہلے لشکرِ اسلام کے لئے عام چندے کی اپیل کی گئی۔

بہرکیف حالات کی تمام تر ناساعدت کے باوجود ان تہی دست مگر تاریخ ساز مسلمانوں کا قافلہ جب تبوک پہنچا تو معلوم ہوا کہ حق کے مقابلہ سے باطل پہلے ہی باطل ہو گیا ہے۔

بہرکیف یہ لشکر ہمایوں اثر کامیابی کے ساتھ واپس ہوا تو منافقین جن کا نفاق سب پر عیاں تھا وہ دربارِ رسالت میں پہنچ کر عدمِ شرکت کے لئے عذر بیان کرنے لگے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم واقفِ حال تھے اس لئے کچھ تعرض نہ فرماتے ہوئے سب کو نظر انداز فرما دیا۔ البتہ ان رہ جانے والوں میں تین حضرات ایسے بھی تھے جو مخلص اور ایمان دار تھے اور محض تساہل اور غفلت کی بناء پر شرکتِ جہاد سے محروم رہ گئے تھے۔ یہ حضرات جن کے اسماءِ گرامی یہ تھے،

(۱) کعب بن مالک رضؓ (۲) ہلال بن اُمیہ رضؓ (۳) مرارہ بن مالک خدمتِ اقدس میں پہنچے اور بڑی صفائی کے ساتھ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اپنی خطا اور غیر معمولی لغزش کا برملا اعتراف کیا۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنے معاملے میں خدا کے فیصلے کا انتظار کرو۔ اور تا فیصلہ آپ نے تمام مسلمانوں کو حکم فرما دیا کہ ان ۳ حضرات سے ترکِ تعلق کیا جائے چنانچہ امتثال امر کے نتیجہ میں جملہ مسلمانوں نے ان حضرات سے بالکل تعلق منقطع کر لیا۔ نشست و برخاست سلام و کلام، داد و ستد، غرض ہر معاملہ میں حکم رسول صلعم کی اتباع کی گئی۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ:۔

"میں مسجد نبوی صلعم میں حاضر ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتا اور دیکھتا رہتا کہ لب ہائے مبارک کو جنبش ہوتی ہے یا نہیں ہا مگر میری مایوس نظریں محرومی کے سوا کچھ نہ پاتیں۔ اعزہ و اقربا، احباب اور متعارفین جن سے تعلقات بھی ہیں اور مراسم بھی، آج وہ سب بے گانہ بن کر رہ گئے۔

چالیس روز اسی طرح گزر گئے۔ خدا کی وسیع زمین تنگ ہو گئی۔ اپنے غیر ہو گئے۔ جان چھڑکنے والے سلام کے جواب تک کے روادار نہیں۔

حضرت ابوقتادہ رضؓ حضرت کعب رضؓ کے چچازاد بھائی جو ان سے بے حد تعلق خاطر رکھتے تھے، مگر ان کی بھی یہ کیفیت کہ حضرت کعب رضؓ تین بار ان کو سلام کرتے ہیں مگر وہ جواب نہیں دیتے حضرت کعب رضؓ تڑپ کر پوچھتے، میرے عمزاد! کیا میں اللہ اور اس کے رسول صلعم پر ایمان نہیں رکھتا واللہ میں منافق نہیں۔

حضرت ابوقتادہ رضؓ صرف واللہ اعلم کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

غرض ابتلاء و آزمائش کی ساعتوں میں ایک ایک لمحہ قیامت بن کر گزر رہا ہے زندگی وبالِ جان بن رہی ہے اپنے اور غیروں کی بے اعتنائی سے جگر خون ہو رہا ہے، مگر ان تمام دلگداز مراحل میں ایمان و یقین کی تابانیاں نکھرتی ہی جا رہی ہیں۔ پچاس روز بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سہ حضرات کی ازواج بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں۔

چنانچہ حضرت ہلال رضؓ بن امیہ جو بہت زیادہ ضعیف تھے ان کی زوجہ نے صرف خدمت کے لئے پاس رہنے کی اجازت لے لی بقیہ ہر دو حضرات کی ازواج نے فوراً اتباعِ رسول صلعم کے تحت ترک تعلق کر لیا۔ اب گویا موانست و غمخواری کے ہر دو بیرونی اور اندرونی سہارے بھی ختم ہو گئے ایسی حالت میں انسان جو کچھ کر گزرے اور جو کچھ فیصلہ کر بیٹھے وہ غیر متوقع نہیں مگر جمال رسول صلعم کے شیدائی اور حلاوتِ ایمان سے آشنا یہ حضرات صحابہ رضؓ سب کچھ برداشت کر رہے ہیں مگر مجال نہیں کہ پائے استقامت میں لغزش آ جائے۔

ان ہی ہمت شکن حالات میں ایک روز یہ بھی ہوا کہ شاہ غسان کا قاصد ایک پیغام لئے حضرت کعب رضؓ کے پاس پہنچا جس میں تحریر تھا کہ:۔

"ہم نے سنا ہے تمہارے سردار نے تم پر زیادتی کی ہے تم اس ذلت اور رسوائی کے سزاوار نہیں تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری خاطر خواہ تعظیم کریں گے"

حضرت کعب رضؓ نے اس کو پڑھا اور غصہ اور صدمہ کی شدید کیفیت میں اس کو پھاڑ کر تنور میں ڈال دیا اور قاصد سے کہا یہ ہے تمہارے خط کا جواب!

اس کے بعد خود اپنے نفس کو ملامت کی کہ افسوس آج میرے ایمان کے بارے میں غیر مسلم بھی طمع کرنے لگے، غرض موت جیسی ہولناک سختیوں کے ساتھ زندگی کے پچاس دن اسی طرح گزر گئے مگر عقدہ کشائی کی کوئی شکل دور دور نظر نہیں آئی۔ حکم رسول صلعم کی پاسداری کا یہ ایمان افروز جذبہ بھی کتنا قابلِ قدر ہے کہ ملنے والے، تعلق والے ملتے ہیں کسی بھی وقت اپنی ذات اور اپنے ضمیر کے سوا کوئی نگرانی کرنے والا نہیں مگر ادائے رسول صلعم پر جان دینے والوں کی مجال نہیں کہ کوئی شخص ان حضرات سے گفتگو کی جرأت کر سکے، یہاں تک کہ ازواج بھی حکم رسول صلعم سنتی ہیں تو بلا چون و چرا ترکِ تعلق کر لیتی ہیں۔

حضرات صحابہ کرام رضؓ کی حیاتِ مقدسہ کے یہی تو وہ روشن پہلو ہیں جن سے تاریخ اسلام روشن و تابندہ ہے۔

بہرکیف امتحان و آزمائش کی کسوٹی پر ایمان کا سونا پورا اتر چکا تو رحمتِ حق متوجہ ہوئی اور ان حضرات کے لئے عفو و درگزر کا مژدۂ جانفزا آیا۔

حضرت کعب رضؓ کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جب کسی پکارنے والے نے پکارا کہ "اے کعب رضؓ بشارت ہو" تو میں فوراً سمجھ گیا کہ جناب الٰہی میں توبہ قبول ہو گئی ہے اور وفور مسرت میں جہاں تھا وہیں اظہار تشکر کے لئے سجدہ ریز ہو گیا مفصل طور پر جب ایک صاحب نے یہ مژدۂ جاں نواز آ کر سنایا تو انہوں نے بدن کے کپڑے اتار کر اس کو بخش دیئے۔ اتفاق سے اور کپڑے ان کے پاس نہیں تھے اسلیئے کہتے ہیں کہ میں نے ایک صاحب سے مستعار لے کر پہنے اور شاداں و فرحاں بارگاہِ رسالت صلعم کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں لوگوں کا ہجوم تھا جو مبارکباد و تسلیم کے مخلصانہ

(باقی صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرتب و انچارج
محمد حنیف ندیم

ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** لاہور

شمارہ ۴	جمعہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۷۳ء - قیمت ۴۰ پیسے	جلد ۱۶

صراحات

احمد حسین کمال

۱۹۷۳ء کا سال

یہ خیال کرنا غلط ہوگا کہ مغربی طاقتیں آگے چل کر ایشیا اور افریقہ کے معاملات سے بے تعلق ہو جائیں گی اور ان کا اثر و رسوخ غلبہ و تسلط اور استحصال گھٹتے گھٹتے صفر کے برابر آ جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ حالات کی موجودہ رفتار اس مفروضہ کی قطعی نفی کرتی ہے۔

اولاً تو اس لئے کہ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں ابھی تک وہ یک جہتی سرے سے ظہور پذیر ہی نہیں ہونے پائی ہے جو انہیں مغربی ملکوں کے دخل و اثر سے بچانے میں بنیادی مزاحمت اور حصار کا کام دے سکتی ہے۔

ثانیاً یہ کہ مغربی ممالک تیزی کے ساتھ اپنی تمام قوتوں کو یک جا کرنے کے منصوبہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

مغربی ملکوں نے دنیا کے دوسرے ملکوں میں اپنا غلبہ و تسلط اور اثر و رسوخ قائم کرنے کے لئے سولہویں صدی عیسوی کے نصف کے بعد سے پیش رفت شروع کی تھی۔

یہ پیش رفت مغربی ملکوں کی متحدہ طاقت کے ذریعہ نہیں بلکہ مختلف ملکوں نے علیحدہ علیحدہ بلکہ بسا اوقات ایک دوسرے کے مقابلہ میں حریفانہ طور پہ شروع کی تھی۔

ان میں برطانیہ کی کامیابیاں سرفہرست رہیں۔

مغربی ملکوں نے تقریباً تین سو سال تک پوری قوت اور اعتماد کے ساتھ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں اپنی لوٹ کھسوٹ اور استحصال کا بازار گرم رکھا ــــ بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں اور چوتھے عشرے میں جرمنی نے، جو اس لوٹ کھسوٹ اور استحصال سے محروم رہ گیا تھا، یورپ کے ان ملکوں کے سروں پہ طویل جنگ کی آگ مسلط کر دی جو گذشتہ کئی صدیوں سے ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کا مسلسل استحصال کر رہے تھے۔

ان دو جنگوں نے یورپ کے ان استحصالی ملکوں کو اس قابل نہیں رکھا کہ وہ آئندہ فوجی غلبہ کے ذریعہ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں میں اپنا استحصال جاری رکھ سکیں۔

صورت حال کے اس پس منظر میں مغربی ملکوں نے جن میں پیش برطانیہ تھا، اپنے ایشیائی و افریقی مقبوضات کو یکے بعد دیگرے سیاسی آزادی بخش دی۔

لیکن یہ سیاسی آزادی، آزاد کئے جانے والے ملکوں میں ان استحصالی عناصر کے برسرِاقتدار آنے کی صورت میں سامنے آئی۔ جو عناصر ماضی میں مغربی ملکوں کے استحصال کا مقامی واسطہ ذریعہ اور آلہ تھے۔

ان آزاد کئے جانے والے ملکوں کے عوام کئی صدیوں تک علم و ہنر، جرأت عمل اور نظم و ضبط کے خصائص سے محروم رکھے گئے۔ اور ان تعصبات میں الجھائے جاتے رہے جو ان کی متفرق روایات کا ورثہ یا ترکہ چلے آ رہے تھے۔

چنانچہ جو سیاسی آزادی انہیں بخشی گئی وہ بجائے رحمت کے زحمت بن گئی۔ سیاسی اقتدار جن ہاتھوں میں آیا، ان کی ذہنیت نہ صرف استحصال کی تھی بلکہ بیرونی استحصال کرنے والوں کے آلہ کار کی بھی تھی۔

عوام جہالت، اوہام، ناخواندگی، باہمی عدم اعتماد، فرقہ دارانہ افتراق ذہنی اور جسمانی عدم صحت اور اخلاقی عزائم سے کورے ہو چکے تھے۔

معیشت کا فطری توازن ختم ہو چکا تھا، اور ایک ناقص و زوال پذیر معیشت ان پر مسلط ہو چکی تھی۔

ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کو ان حالات میں مبتلا کر کے مغربی طاقتوں اور برطانیہ نے اپنے براہ راست غلبہ کی بساط وہاں سے ہٹائی۔ لیکن اقتصادی عوامل کا ایک بڑا اور بنیادی حصہ پھر بھی ان طاقتوں کے قبضہ میں رہا

اِدھر تو یہ ہوا اور اُدھر یورپ میں ان طاقتوں نے رفتہ رفتہ اپنے اختلافات کو ختم کرنے کی تدبیریں شروع کیں۔ مسائل کو افہام و تفہیم سے حل کیا اور گذشتہ بیس سال میں یورپ نے قریب قریب اپنے تمام الجھاؤ طے کر لئے

لیکن ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کے درمیان اعتماد و یگانگت کی فضا پیدا ہونے دی۔

ان ملکوں میں جمہوری یا غیر جمہوری ذریعوں سے اقتدار پر پہنچنے والے گروہوں کے مد نظر صرف یہ مقصد رہا کہ ان کا اپنا اپنا دائرہ ان کے مستقبل کے اقتدار کے لئے محفوظ رہے۔

بلکہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے وہ اپنے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ نزاع اور کشمکش کو ہوا دیتے رہے۔

ان مغربی ملکوں نے اس امکان پر کڑی نظر رکھی کہ ایشیا اور افریقہ کے کسی ملک میں کوئی ایسی شخصیت اور طاقت ابھرنے نہ پائے یا ابھر کر کامیاب نہ ہونے پائے، جو اپنے ملک کو متحد و طاقتور بنانے کا پروگرام رکھتی ہو اور ایشیا و افریقہ کو اتحاد کی لڑی میں پرو دینے کے عزائم و منصوبہ کی حامل ہو۔

جہاں ایسا امکان نظر آیا وہاں انہوں نے فوراً ایسی شخصیت و طاقت کے خلاف وہ حربے جمع کر دیئے۔ جن کے ذریعہ یا تو وہ شخصیت اپنی قوم اور ملک کی نظروں میں ہی مبغوض بن جائے یا ہمسایہ ملکوں میں اسے ایک خطرہ تصور کیا جائے یا علاقائی تصادم کے ذریعہ اسے ناکام بنا دیا جائے

ایران کے ڈاکٹر مصدق، انڈونیشیا کے ڈاکٹر احمد سوئیکارنو، الجزائر کے بن باللہ اور مصر کے صدر ناصر، مغربی ملکوں کی ان خطرناک چالوں کا نشانہ بنے۔

اب ۱۹۷۳ء کے آغاز پر صورت حال یہ ہے کہ یورپ کے تمام ملک تیزی کے ساتھ ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔ مغربی اور مشرقی یورپ کا اختلاف ختم ہو چکا ہے۔ وہ بڑی فراخدلی کے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

بقیہ صراحت

ویت نام کا معاہدۂ امن اور مستقبل کے مضمرات

(احمد حسین کمال)

ویت نام میں جنگ بند ہوگئی ہے۔ اس جنگ بندی کی تمام تفصیلات اخبارات اور ریڈیو وغیرہ پر آگئی ہیں۔ ساری دنیا نے اس جنگ بندی کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور اسے بعض پہلوؤں سے دوسری عالمی جنگ کے بعد کا سب سے بڑا واقعہ قرار دیا ہے اس واقعہ سے متعلق ان صفحات پر مزید کچھ لکھنا ایسا اہم نہیں ہے اور اخبارات پڑھنے والا ہر شخص اس واقعہ سے باخبر ہوچکا ہے۔

مجھے یہاں ویت نام میں جنگ بندی سے متعلق بعض ایسے پہلوؤں کی طرف اشارہ کرنا مطلوب ہے۔ جن کی جانب ابھی بہت کم توجہ دی جارہی ہے۔ اور ابھی صرف اس پہلو سے اس جنگ بندی کا ذکر کیا جارہا ہے کہ ویت نام کے عوام نے ایک طویل جدوجہد میں امریکہ جیسی عظیم ترین طاقت کے مقابلہ پر کامیابی حاصل کی ہے۔ اور دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

بلاشبہ یہ ویت نام کے عوام اور انقلاب پسندوں کی زبردست جیت ہے۔ اور سب سے بڑی سامراجی طاقت کی ناکامی ہے۔

لیکن کیا اس طرح ویت نام کا مسئلہ پوری طرح حل ہوگیا ہے؟ کیا واقعی امریکہ کے لئے، ہند چینی کے علاقہ میں اب مستقبل کے امکانات باقی نہیں رہے ہیں؟ اور کیا انقلاب پسندوں نے اپنا گوہر مقصود حاصل کرلیا ہے؟

ان تمام سوالات کے جواب واقعات پر گہری نظر رکھنے والا شخص اثبات میں نہیں دے سکتا۔

ہند چینی کا پورا علاقہ انیسویں صدی کے وسط میں فرانس کا مقبوضہ علاقہ بن گیا تھا۔

اس وقت پورے چین اور چین سے ملحقہ ممالک میں ایک طرح کی طوائف الملوکی کارفرما تھی اور یورپ کے مختلف ممالک ایشیا کے دوسرے خطوں و ملکوں کی طرح اس علاقہ کو بھی اپنے استحصالی مقاصد کا ذریعہ بنانے کی کوششوں میں مصروف تھے۔

جاپان بھی ایک ابھرتی ہوئی ایشیا کی طاقت کی حیثیت سے چین اور انڈو چائنا کے علاقہ پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔ بالآخر ویت نام سے لاؤس تک کمبوڈیا سمیت ہند چینی کا یہ علاقہ فرانس کے حصہ میں آیا۔ اور ایک صدی سے زیادہ کے لئے اس پر غلامی کی مہر لگ گئی۔

چین میں ڈاکٹر سن یات سین کی کوششوں سے یک جہتی اور آزادی کا دور شروع ہوا۔ جس کا اثر ہند چینی کے علاقہ پر بھی پڑا۔ اور ویت نام کمبوڈیا، لاؤس وغیرہ میں بھی حصول آزادی کی لہریں اٹھنے لگیں۔

بیسویں صدی کے ابتدائی چالیس سال اس جدوجہد کا آغاز تھے اور ویت نام میں اس آغاز کا سہرا ہوچی منہ کے سر بندھ رہا تھا۔

دوسری عالمی جنگ کے شروع میں جب فرانس پر جرمنی نے کامیاب یلغار کی تو ہند چینی کے علاقہ پر جاپان نے بڑھ کر قبضہ کرلیا۔ اور اس طرح ویت نام جاپان کا مقبوضہ علاقہ بن گیا۔ اس وقت جاپان کا اقتدار بحرالکاہل کے علاقہ میں دور دور تک وسیع ہوگیا تھا۔ جوں جوں جرمنی کی یلغار یورپ میں وسعت اختیار کررہی تھی، جنوب ایشیا میں جاپان آگے بڑھتا چلا جارہا تھا۔

جرمنی نے یورپ میں ولندیزیوں کو مغلوب کیا تو جنوب ایشیا میں ولندیزیوں کا مقبوضہ علاقہ، انڈونیشیا جاپان کے ہاتھوں میں آگیا حتیٰ کہ جاپان برطانیہ کے مقبوضہ علاقوں سنگاپور اور برما تک پر قابض ہوگیا۔

تاہم ویت نام میں اور انڈونیشیا میں حریت پسندوں نے جاپان کے خلاف بھی اپنی جنگ آزادی جاری رکھی۔

انڈونیشیا میں ڈاکٹر احمد سوئیکارنو مرحوم جاپان کے خلاف جنگ آزادی کے سربراہ تھے تو ویت نام میں اس آزادی کی لڑائی کی سربراہی آنجہانی ڈاکٹر ہوچی منہ کررہے تھے اس وقت یہ علاقہ کمیونسٹ اثرات سے پاک وصاف تھا — جرمنی کے بعد جاپان کو بھی شکست ہوئی تو ان علاقوں کے حریت پسندوں کو بجا طور پر یہ امید تھی کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ان کے ملکوں کی آزادی تسلیم کرلی جائیگی

لیکن اتحادیوں نے فتح کے بعد روس کی مخالفت کے باوجود جاپان کے مقبوضہ علاقوں کو ان کے سابق قابضین کے تسلط میں دے دیا۔ انڈونیشیا ولندیزیوں کے سپرد کردیا اور ہند چینی کو جس میں ویت نام شامل تھا فرانس کو لوٹا دیا،

اتحادیوں کے اس طرز عمل نے آزادی خواہ طاقتوں کو سخت مایوس کردیا۔ بہرحال انہوں نے اپنی جنگ آزادی کو جاری رکھا۔ اور اب وہ قدرتی طور پر روس کی طرف امداد طلب نگاہوں سے دیکھنے لگیں۔ اس طرح اس علاقہ میں اشتراکی اثرات کو نفوذ و فروغ کی راہ ملی۔

ورنہ ڈاکٹر ہوچی منہ اور سوئیکارنو وغیرہ ہمیشہ سے جمہوریت پسند اور خالص قوم پرور رہنما تھے۔

اگر اتحادی یہ عظیم غلطی نہ کرتے تو یہ علاقہ بلکہ شاید چین بھی ابھی مدتوں کمیونزم کی یلغار سے محفوظ رہ سکتے تھے۔

جنگ کے بعد مسئلہ ہر ملک اور ہر علاقہ کو مکمل آزادی اور مکمل جمہوریت دے دینے کا تھا۔

اس میں لیت و لعل کا نتیجہ مقبوضہ ملکوں کے عوام کو اشتراکیت کی گود میں دے دینے کی صورت میں نکلا۔ اس لئے کہ سامراجیت کے مقابلہ میں، محروم و مایوس ملکوں کے عوام کا تنہا متبادل سہارا کمیونسٹ طاقت ہی تھی۔

ڈاکٹر ہوچی منہ نے روس کی امداد سے فرانس کے تسلط کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھی۔ چین کی کمیونسٹ پارٹی نے بھی چیانگ کائی شیک کی امریکہ نواز چینی حکومت کے خلاف روس کی اعانت سے اپنی جدوجہد تیز تر کردی۔

۱۹۴۹ء میں چینی کمیونسٹ چین کی امریکہ نواز حکومت پر غالب آگئے۔

اس عظیم ترین کامیابی نے ہند چینی کے حریت پسند عوام کو زبردست اخلاقی سہارا بہم پہنچایا اور وہ فرانس کے خلاف پوری قوت سے میدان میں آگئے۔ فرانس کے قبضہ سے نصف کے قریب علاقہ آزاد کرالیا، اور ۱۹۵۴ء میں باقی نصف ویت نام میں فرانس اپنی پٹھو حکومت قائم کرکے ویت نام اور ہند چینی کو چھوڑ کر رخصت ہوگیا۔

بین الاقوامی مداخلت نے عارضی طور پر ویت نام کے دو حصے شمالی اور جنوبی کے نام سے کردیئے۔ جنہیں دو سال کے اندر آزادانہ استصواب کے ذریعہ متحد کرنا طے پایا۔

لیکن ۱۹۵۵ء میں جنوبی ویت نام کی پشت پر امریکہ آن دھمکا اور ایک بار پھر ویت نام میں آزادی کی جنگ شروع ہوگئی۔

امریکہ کی یہ مداخلت دراصل بحرالکاہل کے ملکوں میں کمیونسٹ اثر و نفوذ اور سامراجی مفادات کو محفوظ رکھنے کے لئے تھی۔

چین کے اشتراکی انقلاب کی کامیابی کے بعد یہ واضح ہوگیا تھا کہ اگر صورت حالات کو اسی رفتار پر چھوڑ دیا گیا تو پورے بحرالکاہل پر آئندہ اس سال میں کمیونسٹ غالب آجائیں گے۔ اور سامراجی مفادات کا یکسر خاتمہ ہوجائے گا۔

امریکہ کی دولت سے مالا مال یہ سارا علاقہ سامراجی طاقتوں کے ہاتھوں سے جاتا رہے گا۔

جاپان، فلپائن، انڈونیشیا اور ملائشیا سب ہی انقلاب کی زد میں آسکتے ہیں۔ اور تھائی لینڈ سے لاؤس تک اشتراکی راج کا طوطی بول سکتا ہے۔

ان امکانات کا سدباب کرنے کے لئے امریکہ آن دھمکا اس نے اپنی زبردست فوجی اور اقتصادی طاقت [illegible] بل پر، اس علاقہ کی صورت حال کو تبدیل کردینا چاہا۔

لیکن روس اور چین کے اشتراکی اتحاد نے اس کی ایک نہیں چلنے دی۔

وہ اس دلدل میں زیادہ سے زیادہ دھنستا چلا گیا۔ بالآخر ۱۹۶۰ء کے بعد اس کی پالیسی یہ ہوگئی کہ اگر جنوب ایشیا

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

نثار احمد زبیری

ویت نام میں صلح!

ظالم جھک گیا — اور — مظلوم کامیاب ہوگیا

ویت نام میں صلح۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد کے دور کی سب سے بڑی خبر ہے۔ علاقے کے پُرعزم عوام نے طویل عرصہ تک بدترین تباہیوں کا سامنا کیا ہے۔ عالمی اخبارات وجرائد ان خبروں سے بھرے پڑے ہیں کہ ویت نام کے کھیتوں اور میدانوں میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے، جہاں بم گرنے سے گڑھے نہ پڑے ہوں۔ پورے علاقے میں اتنی بمباری کی گئی ہے کہ اس کا حساب صرف ٹنوں میں کیا جاسکتا ہے۔ ہزارہا خاندانوں کو تباہی وبربادی کے ہولناک واقعات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تب کہیں جاکر امریکی صدر کی طرف سے "جنگ بندی" کا اعلان ہوسکا۔ اور اس اعلان سے پہلے کے چند ہفتے ہنوں کی سخت ترین بارش کا سامنا کرتے گذرے ہیں۔ آخری دنوں میں بی ۵۲ ساخت کے بمباروں نے ہنوئے کے قرب وجوار میں جو تباہی مچائی، اس کا پورا تذکرہ الفاظ میں ممکن نہیں ہے۔ درحقیقت علاقے کے عوام نے مصائب کی ایسی مہیب رات گذاری ہے جو نہ جانے کتنے طویل برسوں پر محیط تھی۔ اس رات کے دوران "مائی لائی" جیسے قتل عام بھی ہوئے اور ایک ہزار بستروں والے ہسپتال کی بربادی کے واقعات بھی۔ سچی بات یہ ہے کہ سیاسی مقاصد کے لئے اتنی طویل اور صبر آزما جنگ کبھی نہیں کی گئی۔ اس جنگ کے دوران ایک طرف سے دباؤ ڈالنے کی حد کردی گئی۔ اس طویل عرصے کے دوران ویت نام بڑی طاقت کے خلاف کمزور اور پرعزم لوگوں کی جدوجہد کا سمبل بنا رہا۔

ویت نام کی جنگ میں امریکہ کی فوجی مداخلت کا سلسلہ تو ۱۹۶۴ء سے شروع ہوا تھا۔ لیکن ہندچینی میں خونریزی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ اگر ہندچینی میں فرانسیسی انتداب کے وقت سے حالات کا جائزہ لیا جائے۔ تو عوام کی جدوجہد اب سو سال سے بھی زیادہ طویل ہوچکی ہے۔ فرانسیسیوں نے انیسویں صدی کے نصف آخر میں علاقے پر تسلط جمایا تھا جو دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۵۴ء تک برقرار رہا۔ جنگ عظیم کے پہلے سے ہی ہندچینی کے عوام نے فرانسیسیوں کے خلاف زبردست جدوجہد کا آغاز کردیا تھا۔ چنانچہ ۲۱ رجولائی ۱۹۵۴ء کو فرانس علاقے سے نکلنے پر مجبور ہوگیا۔ اس وقت ویتنام کے علاقے کو اس نے جس حالت میں چھوڑا تھا۔ وہ عملاً یہ تھی کہ شمالی اور جنوبی ویتنام دو علیحدہ ملک بن چکے تھے۔ اور دونوں کے درمیان نظریاتی بُعد اتنا تھا کہ مستقبل کو خطرناک قرار دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا کہ دونوں حصوں کے درمیان چپقلش شروع ہوگئی۔ اور جنوبی ویت نام کو اپنی مدد کے لئے امریکہ کو آواز دینی پڑی اور مدد کا یہ سلسلہ ایک بار شروع ہوا تو زیر نظر معاہدہ جنگ بندی پر ختم ہوا۔ ابتداء میں یہ سلسلہ محض امریکی مشیروں تک محدود تھا۔ لیکن ہوتے ہوتے وہاں باقاعدہ امریکی فوج پہنچائی گئی۔ اور خصوصیت کے ساتھ ۱۹۶۴ء سے شمالی ویت نام کی فوج اور ویت کانگ حریت پسندوں کے خلاف سخت ترین فوجی کارروائی کا آغاز کردیا گیا۔

امریکہ نے یہ سب کچھ مشہور زمانہ کمیونسٹ خطرے کے پیش نظر کیا۔ اسے اندیشہ یہ تھا کہ ہندچینی کا پورا علاقہ روس یا خاص طور پر چین کے زیر اثر نہ چلا جائے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس زمانے میں امریکی حکومت اور عوام چین اور روس سے بری طرح خائف تھے۔ عام خیال یہی تھا کہ اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے تو آزاد دنیا کو جس کے ٹھیکیدار امریکہ، برطانیہ اور فرانس وغیرہ تھے ہندچینی کو بچانا ہوگا لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ پر یہ راز کھلتا گیا کہ روس اور چین اس قدر خطرناک نہیں ہیں جتنا وہ ان کو سمجھ رہا ہے۔ اس احساس کے مطابق امریکہ نے روس اور چین سے تعلقات پیدا کرنے کی کوششوں کا آغاز کیا جو صدر نکسن کے پہلے دور صدارت میں بڑی حد تک کامیاب ہوگئیں۔ آج کل روس امریکہ کے درمیان اختلافات کے باوجود گہرے تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ اور چین وامریکہ کے درمیان جمی ہوئی برف ٹوٹی اور صاف کی جاچکی ہے عالمی نوعیت کے ان بڑے کاموں کے بعد روس وچین سے امریکہ کی الرجی کم ہوگئی۔ اور آج دراصل اسی کمی کی وجہ سے ویت نام میں جنگ بندی کا خوشگوار واقعہ پیش آیا

جنگ بندی کے اس بین الاقوامی پس منظر کے علاوہ چند دوسرے پہلو بھی اپنی جگہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ایک طرف تو امریکہ ہندچینی کو کمیونسٹوں سے بچانے کی کوشش میں تھا اور دوسری طرف اس کی کوشش یہ تھی کہ جنوبی ویتنام میں ایک حقیقی جمہوری حکومت قائم ہوجائے۔ تاکہ ملک طاقتور بن جائے۔ اور اپنے طور پر کمیونسٹوں کا مقابلہ کرسکے حالات شاہد ہیں کہ امریکہ کو اس کوشش میں بدترین ناکامی ہوئی امریکی دور انتداب میں نہ تو جنوبی ویتنام میں کوئی جمہوری حکومت قائم ہوسکی۔ اور نہ امریکی اشیرباد سے چلنے والی حکومت عوام میں مقبول ہوسکی۔ بلکہ الٹا یہ ہوتا رہا کہ جنوبی ویتنام کے عوام کا ایک خاصا بڑا حصہ شمالی ویتنام کی فوج اور ویت کانگ حریت پسندوں کا حامی ومددگار بنا رہا۔ اس معاملے میں ناکامی کی بنا کر نہ صرف ویت نام بلکہ ہندچینی کے دوسرے ممالک مثلاً کمبوڈیا، تھائی لینڈ اور لاؤس کے عوام امریکہ سے بدظن ہوئے۔ اور پورے علاقہ میں امریکی فوج عوام کی مرضی کے خلاف تسلط جمانے والی فوج بن کر رہ گئی پورے ہندچینی کی اس کیفیت کی وجہ سے امریکہ کو جو پریشانی درپیش تھی۔ اس میں مزید اضافہ عالمی صورت حال سے ہوا ایک طرف امریکی حکومت، فوج اور سب سے آخر میں امریکی قوم ظالموں کی فوج تصور کی جانے لگی اور دوسری طرف خود امریکہ میں ویت نام کی جنگ کے خلاف مظاہرے ہونے لگے۔ امریکہ کے رویہ میں نرمی پیدا کرنے والا سب سے آخری اور شدید

(باقی صـــ پر)

ہلاکت اور تباہی کا جائزہ

چند اعداد وشمار

امریکی ذرائع کے مطابق

۱ — فوجوں کا جانی نقصان :-

امریکہ	پینتالیس ہزار آٹھ سو چوراسی
جنوبی ویتنام	ایک لاکھ اٹھاسی ہزار
شمالی ویتنام	نو لاکھ نو سو

۲ — زخمی :-

امریکہ	تین لاکھ تین ہزار سینتالیس

۳ — شہریوں پر کیا بیتی ؟

ہندچینی کی کل آبادی ساڑھے چار کروڑ تھی۔ ہر بیس میں سے ایک ہلاک اور ہر پندرہ میں سے ایک فرد زخمی ہوا۔ مجموعی طور پر چالیس لاکھ تیس ہزار افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۴ — جنگی قیدی :-

امریکہ	پانچ سو چوالیس
(لڑتے ہوئے لاپتہ)	ایک ہزار ایک سو اکیاون
شمالی ویت نام	چھتیس ہزار تین سو چونسٹھ

۵ — پناہ گزین :-

مختلف ممالک میں مقیم گیارہ لاکھ افراد

۶ — امریکی بمباری کی شدت :-

آخری ہفتوں کی شدید ترین
بمباری کو چھوڑ کر — اڑسٹھ لاکھ ٹن
(دوسری جنگ عظیم میں کل بیس لاکھ ٹن بم برسائے گئے تھے)
مالی نقصان کا ابھی کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکا۔

پیر طریقت ولی کامل حضرت صاحب بہل شریف کے خلاف انتقامی کاروائیاں

حکومت فوری توجہ کرے

مولانا حماد اللہ شفیق جنرل سیکرٹری رحیم یار خاں اور مولانا [illegible] سالار جمعیۃ گارڈز نے اپنے ایک مشترکہ بیان کے ذریعہ ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ولی کامل پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ بہل شریف تحصیل شجاع آباد کو ان کے مخالفین انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ مخالفین نے ان کی بکریاں چوری کرا لی ہیں۔ پھر یہ پیغام بھجوایا ہے کہ بھونگہ دے دیں اور بکریاں واپس لے لیں۔

حضرت صاحب کو بعض لوگ اس لئے انتقامی کاروائیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں کہ انہوں نے گذشتہ الیکشن میں حصہ کیوں لیا تھا۔ جو لوگ اس حلقہ سے کامیاب ہوئے ہیں انہوں نے یہ سارا ظلم و ستم شروع کر رکھا ہے۔

ہم حکومت سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ایسے لوگوں کو روکیں۔ اللہ والوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اچھی نہیں ہوتی۔ ہم اس سے زیادہ کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھتے۔ یہ چند الفاظ مجبوراً لکھے گئے ہیں تاکہ حکومت اس طرف توجہ کرے۔

(ادارہ)

مرکزی وزیر حج و اوقاف کی خدمت میں

جمعیۃ بالاکوٹ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے ناظم نشریات نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ یہاں کا ایک قادیانی غلام سرور خان اور اس کی اہلیہ اس پاک سرزمین پر گئے ہیں۔ جہاں کسی کافر، مرتد کو داخلے کی اجازت نہیں۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ وہ دونوں مرکزی وزیر حج و اوقاف جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کی چٹھی لے کر گئے تھے۔ اور یہ چٹھی قیوم گروپ کی طرف سے لیکر دی گئی تھی۔ ہم مولانا کوثر نیازی صاحب سے گذارش کریں گے کہ وہ آئندہ ایسی غلطی نہ فرمائیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ غلطی آپ سے قیوم لیگ نے کرائی ہے۔ لیکن چونکہ آپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ اس لئے آئندہ منکرین ختم نبوت و دشمنان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدس مقام پر بھیجنے کی غلطی نہ کی جائے اور اچھی طرح تحقیق کر لی جائے امید ہے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس فرمائیں گے۔

(محمد حنیف ندیم)

عربی کے شائقین حضرات

سکول کالج اور مدارس عربیہ کے طلبہ اور عربی کے شائقین حضرات کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اگر وہ نئے اور جدید رنگ میں عربی پڑھنا چاہتے ہوں تو عربی اسباق کا مجموعہ حصہ اول مشتمل بر اردو، انگریزی (الدروس العربیہ باللغتہ الاردویہ والانجلیزیۃ الجزء الاول) کا مطالعہ کر کے بیک وقت (عربی، اردو اور انگریزی) پر عبور حاصل کریں، اور بہترین عربی بولنا اور لکھنا سیکھیں۔

کتاب انشاء اللہ جلد تیار ہو جائے گی۔ شائقین حضرات جلد از جلد خریدار بن جائیں۔ پیشگی آرڈر بک کرانے والوں کو خاص رعایت دی جائے گی۔ اس پتہ پر رجوع کریں۔

المشتہر:۔ سید محمد اعزاز الحسن شاہ (گولڈ میڈلسٹ) ٹیچر گورنمنٹ نارمل سکول کمالیہ ضلع لائلپور

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی شاخیں متوجہ ہوں

صاحبزادہ عبد الباری جان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد صوبہ سرحد کے تمام ضلعوں کے امیروں و ناظم اعلیٰ صاحبان کو مطلع کرتے ہیں کہ حسب فیصلہ مجلس عمومی مرکزی جمعیۃ علماء اسلام فارم ممبر سازی کی آخری میعاد ذی الحجہ کی آخری تاریخ تک ہے۔ امیر و ناظم اعلیٰ صاحبان جلد ممبر سازی کا کام ختم کریں۔ تاکہ مقامی ضلعی، صوبائی اور مرکزی انتخابات ہو جائیں۔

صاحبزادہ عبد الباری جان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد پشاور

حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب کو صدمہ

حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب قائمقام امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے خسر جناب حافظ غلام مرتضیٰ صاحب ۱۷ ذی الحجہ ۹۲ھ ۲۳ جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ ادارہ ترجمان اسلام حضرت قاری صاحب و دیگر خاندان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دعائے صحت

حیدر آباد۔ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم حکیم نواب الدین نے جمعیۃ کے تمام کارکنوں اور ملک کی بزرگ شخصیتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ نائب صدر جمعیۃ صوبہ سندھ حضرت مولانا نور محمد صاحب منگہ سجاولی کی صحت یابی کے لئے دعا کریں جو کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ (حکیم نواب دین ناظم جمعیۃ صوبہ سندھ)

مدرسہ منور الاسلام کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۲، ۳، ۴ مارچ ۱۹۷۳ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷ محرم ہو رہا ہے جس میں مولانا تعلی حسین اختر، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا عبد الشکور دین پوری، مولانا حبیب اللہ صاحب فاضل رشیدی، سید امین گیلانی اور دیگر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

عبد الحی لق جالندھری ناظم مدرسہ منور الاسلام رجسٹرڈ چک $\frac{669}{1}$ گ ب متصل اسٹیشن مگنیجہ علاقہ پیر محل ضلع لائل پور

بقیہ — ویت نام میں صلح

سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ سخت ترین اور بے پناہ بمباری کے باوجود شمالی ویتنام اور ویت کانگ حریت پسندوں کے خلاف فیصلہ کن کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ ان سب اسباب کی بنا پر پیرس میں مذاکرات امن کا آغاز ہوا۔ جو آخری دور میں شمالی ویتنام کے نمائندے مسٹر لی ڈک تھو اور امریکی مشیر مسٹر کیسنگر کی سخت ترین کوششوں کی وجہ سے کئی بار ناکام ہونے کے باوجود بالآخر کامیاب ہو گئے۔

اس جنگ میں امریکہ کو جو نقصانات برداشت کرنے ہیں۔ ان کی فہرست طویل بھی ہے اور حیرت انگیز بھی۔ امریکی اعداد و شمار کے مطابق جنگ کے دوران سب ملا کر کم از کم بائیس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ ان میں چھیالیس ہزار کے قریب امریکی اور ایک لاکھ اٹھاسی ہزار جنوبی ویت نام کے فوجی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ کے تقریباً چار ہزار طیارے، پانچ ہزار کے قریب ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے۔ بموں کی جو بے دریغ بارش کی گئی۔ اس کا مجموعی اندازہ ستر لاکھ ٹن ہے۔ امریکی اخراجات کسی طرح دس ہزار کروڑ ڈالر سے کم نہیں ہیں۔

ویت نام کی جنگ کے سلسلے میں جنگ بندی سے پہلے کے چند ہفتوں کو بطور خاص یاد رکھا جائے گا۔ نومبر ۱۹۷۲ء میں نئے امریکی انتخابات کے موقع پر جنگ بندی ہوتے ہوتے رہ گئی تھی اور باقاعدہ طور پر مذاکرات میں ناکامی کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد شمالی ویت نام کو دوبارہ مذاکرات پر راضی کرنے کے لئے صدر نکسن کو ایڑی چوٹی کا زور لگانا پڑا۔ لیکن یہ مرحلہ اس وقت نہیں آ سکا۔ جب تک دیو ہیکل بی ۵۲ بمباروں نے بیس درجے کے عرض البلد کے شمال میں جا کر ہنوئی پر اندھا دھند بمباری نہیں کی۔ دو ہفتے کی اس مہم کے دوران امریکہ کے ۱۷ بمبار طیارے (جن میں سے ہر ایک کی قیمت ایک کروڑ ڈالر بتائی جاتی ہے) تباہ ہوئے اور ستانوے ہوا باز نشانہ بنے۔ یہ بمباری اس قدر بڑے پیمانے پر کی گئی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ مثلاً بمباری شروع ہونے کے بعد صرف ایک ہفتے میں چودہ سو پروازیں کی گئیں اور ہر پرواز میں تیس ٹن وزنی بم گرائے گئے۔ آس پاس کے علاقوں میں جتنے بھی امریکی طیارے موجود تھے۔ سب کے سب کو بمباری پر لگا دیا گیا۔ اس کے باوجود اے ایف پی کی خصوصی رپورٹس سے یہ خبر ملی کہ ہنوئی کی زیر زمین زندگی میں بھی کوئی فرق نہیں آیا ہوٹلوں میں آزاد خیال، انصاف پسند امریکی گٹار نواز خواتین ماضی کی طرح امن کے نغمات چھیڑتی رہیں۔ ہوائی حملوں کے وقت بچے حسب معمول ورزش کرتے رہے اور حملوں کے درمیان آدھ آدھ گھنٹوں کے وقفے میں بھی کارخانوں میں کام ہوتا رہا ان دو ہفتوں کے دوران شمالی ویتنام کے نقصانات کا اندازہ لگانا دشوار ہے۔ لیکن اس طرح کچھ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ ہنوئی کے ایک شاپنگ سنٹر میں دو سو پندرہ افراد ہلاک ہو گئے اور دو سو ستانوے زخمی ہوئے اور یہ تعداد کم ہے کیونکہ کچھ عرصہ قبل علاقے سے ہزاروں خاندانوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا چکا تھا۔

شیخ محمد اقبال صاحب ایم پی اے کی کامیابی

جمعیۃ علماء اسلام کے رکن صوبائی اسمبلی جناب شیخ محمد اقبال صاحب (جھنگ) نے پنجاب اسمبلی میں یہ بل پیش کیا تھا کہ پنجاب میں اتوار کی بجائے جمعہ کے مبارک دن ہفتہ وار تعطیل کی جائے۔ چنانچہ یہ بل مناسب غور و خوض کے لئے مجلس قائمہ کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔ مجلس قائمہ نے کثرت رائے سے پنجاب اسمبلی سے سفارش کی ہے کہ شیخ محمد اقبال کا مسودہ قانون منظور کر لیا جائے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ پنجاب کے تعلیمی و تجارتی اداروں میں اور صوبائی دفاتر میں ہفتہ وار تعطیل جمعہ کو کی جائے۔

ہمیں امید ہے کہ صوبائی اسمبلی کے معزز ممبران اپنا اسلامی فریضہ ادا کرتے ہوئے اس مسودہ قانون کی پر زور حمایت کریں گے۔

مجلس قائمہ نے شیخ محمد اقبال صاحب کے اس قانونی مسودے کو منظور نہ کرنے کی سفارش کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ صوبے میں قمار بازی اور گھوڑدوڑ پر شرط بدنے کی ممانعت کر دی جائے۔ ہم مجلس قائمہ سے اس سلسلہ میں نظر ثانی کی اپیل کرتے ہیں ——— (ادارہ)

جمعیۃ جھنگ کا انتخابی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر کا انتخابی اجلاس زیر صدارت قاری غلام محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر مسجد شیخ لاہوری میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد صدیق صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں قاری غلام محمد صاحب نے سابقہ کارگذاری اور جولائی ۱۹۶۵ء سے ۱۳ دسمبر ۱۹۷۲ء کے آمد و خرچ کی مفصل رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب متفقہ طور پر عمل میں لایا گیا۔

امیر قاری غلام محمد صاحب۔ نائب امیر مولوی ولی اللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد یٰسین صاحب۔ معاون ناظم اول مولانا محمد فاروق صاحب۔ معاون ناظم ثانی مولانا اسد اللہ صاحب قاسمی۔ ناظم نشر و اشاعت مولانا قاری محمد صدیق صاحب خزانچی چوہدری عبد الغفور صاحب۔

نیز ضلعی انتخابی اجلاس کے لئے ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء بروز اتوار وقت ۲ بجے مقرر ہوا۔

لہذا تمام ابتدائی جمعیۃ کی شاخوں سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقے کے ممبروں سے فیس رکنیت بھر کر بہ یوں کے او ر دستور کے مطابق ہر دس ممبروں پر ایک نمائندہ ضلعی اجلاس کے لئے منتخب کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

جھنگ صدر، جامع مسجد شیخ لاہوری مولانا محمد فاروق صاحب ناظم جمعیۃ جھنگ صدر۔

مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور کا انتخاب

صدر حافظ مظہر اللہ اکرم صاحب۔ نائب صدر محمد ادریس احمد خاں۔ جنرل سیکرٹری محمد رمضان شاہ، پروپیگنڈا سیکرٹری میاں ریاض احمد صاحب۔ خزانچی حکیم عبد العلیم صاحب۔

سلطان محمود ناظم اعلیٰ شالامار ٹاؤن لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

صدر	مولانا سید اعتبار شاہ صاحب
نائب صدر	مولوی محمد شعیب صاحب
ناظم اعلیٰ	محمد قمر صاحب
نائب ناظم	محب اللہ صاحب
ناظم نشر و اشاعت	عبد الحق ہزاروی عفی عنہ

جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس

تاریخ	۱۱ فروری ۱۹۷۳ء
مقام	صدر دفتر لاہور
وقت	۹ بجے صبح

جاوید ابراہیم پراچہ

جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

تاریخ	۱۰ فروری ۱۹۷۳ء
مقام	صدر دفتر لاہور
وقت	۹ بجے صبح

جنرل سیکرٹری صوبہ پنجاب

(نوٹ) صوبہ پنجاب کی تمام شاخیں اسی اعلان کو دعوت نامہ سمجھیں۔

حضرت مولانا پیر خورشید احمد مدظلہ کی علالت

جمعیۃ کے مرکزی سرپرست حضرت مولانا پیر سید خورشید احمد شاہ صاحب مدظلہ خلیفہ اعظم شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ عرصہ سے شدید علیل ہیں لہذا جملہ مسلمانوں سے خصوصاً ارکان جمعیۃ علماء اسلام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت پیر صاحب کی عمر ۱۱۷ سال ہے۔ آپ شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا سید تاج محمود امروٹی کے اولین خلفاء میں سے ہیں اور بستی عبد الحکیم ضلع ملتان

مدرسہ محمود العلوم کے مہتمم اور جمعیۃ علماء اسلام کے سرپرست ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کا سایہ عرصہ دراز تک ہمارے سروں پر قائم رکھے اور حضرت کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (محمد عثمان انوری کراچی)

مخیر حضرات سے اپیل

فن تجوید و قرأت کی مثالی درسگاہ جامعہ دار التجوید نعمانیہ رجسٹرڈ واقع رجوانہ روڈ امیر آباد ملتان شہر۔ جامعہ ہذا میں باہر کے ۲۰/۲۵ طلباء کرام تعلیم قرآن کے لئے قیام پذیر ہیں۔ جن کی خوراک و قیام وغیرہ کا انتظام جامعہ ہذا کے ذمہ ہے۔ جبکہ جامعہ ہذا کی کوئی مستقل آمدنی نہیں جامعہ کے قیام کے لئے اپنی تملیک (وقف) شدہ کوئی جگہ نہ تھی۔ محض اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے فی الحال ایک مکان واقع رجوانہ روڈ ملتان شہر میں تعلیم کا کام شروع کر دیا ہے جامعہ کے مستقل قیام کے لئے جگہ کی اشد ضرورت ہے۔ جامعہ کی جگہ اور تعمیرات پر تقریباً پچاس ہزار روپے کا خرچ ہے۔ جامعہ ہذا زکوٰۃ و خیرات، چرم قربانی اور صدقہ جاریہ کا بہترین مصرف ہے۔ اس خالص نشر قرآن جامعہ کی امداد فرما کر اشاعت قرآن میں حصہ دار بنیں۔

العارض: خادم قرآن ابو نعمان محمد عبد الرب ارشد مہتمم جامعہ دار التجوید نعمانیہ رجسٹرڈ محلہ امیر آباد عقب کچہری ملتان شہر

خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العر

کل نمبر ۶۰۰، کامیاب درجہ علیا ۳۶۰ یا اس سے زائد، کامیاب

اس سال وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے معلق چودہ مدارس فوقانیہ کے ۳۸۰ طلباء نے سالانہ
نے جامع ترمذی کا ضمنی امتحان دے کر کامیابی حاصل کر لی اور ایک طالب علم جامع ترمذی کے ضمنی امتحان میں نا
کامیاب ہوئے اور ۸۲ طلباء درجہ وسطی میں اور ۱۲۳ طلباء درجہ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے۔ اور ۴۷ طلباء
سال پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔ ۷۰ طلباء امتحان میں ناکام رہے۔
مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵ کے مولوی منصور الحق ولد محمد نذیر نے ۶۰۰ میں سے ۴۹۶ نمبر حاصل کر

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲	صفوۃ اللہ	عبدالمتکبر	۲۷۰	ضمنی بخاری
۳	عبدالحلیم	شہزادہ	۳۰۸	وسطی
۴	عبدالحمید	عبدالباقی	۲۷۵	ضمنی بخاری
۶	عبدالمنان	خدائے داد	۳۶۱	علیا
۷	عبدالحی	عبدالاحد	۳۳۵	وسطی
۸	قاری عبدالحنان	محمد عثمان	۳۰۵	〃
۹	عزیز الرحمان	فضل خالق	۳۷۳	علیا
۱۰	عبدالرشید	عبدالغفور	۲۵۲	ضمنی بخاری
۱۱	عبدالوہاب	غلام صادق	۲۸۸	〃 〃
۱۲	عبدالغنی	عبدالحمید	۲۸۸	〃 〃
۱۳	عبدالرحمان	عبدالغفور	۲۶۲	〃 〃
۱۴	عبدالرؤف	لعل میر	۳۳۰	وسطی
۱۵	عبدالکریم	سلیمان شاہ	۳۲۶	〃
۱۶	عبداللہ	ضیاء الدین	۳۱۷	ضمنی بخاری
۱۷	عبدالوحید	مولانا ریحان الدین	۳۹۰	علیا
۱۸	عبدالسلام	متال خان	۴۰۰	〃
۱۹	عبدالقہار	عبدالمقتدر	۳۰۷	وسطی
۲۰	عبدالباقی	عقل الدین	۳۲۶	〃
۲۱	عبدالحمید	عبدالحلیم	۲۷۲	ادنیٰ
۲۲	عبدالمتین	حضرت حی	۳۶۲	علیا
۲۳	عبدالوافی	تیمور خان	۳۲۳	وسطی
۲۵	محمد عنایت اللہ شاہ	مزمل اللہ	۲۷۵	ادنیٰ
۲۶	عبدالستار	شمس الدین	۳۳۷	وسطی
۲۷	عطاء اللہ	سرو قد خان	۳۴۶	〃
۲۸	عبدالقدوس	سید احمد	۳۶۱	علیا
۲۹	عبدالبصیر	عبدالخالق	۲۵۹	ادنیٰ
۳۰	عبدالقادر	گل محمد	۳۰۵	وسطی
۳۱	عبدالرحمٰن	محمد قاسم	۲۶۵	ضمنی بخاری
۳۲	عزیز الحق	عبدالرحیم	۲۶۹	ادنیٰ
۳۳	عبدالقیوم	وزیر احمد	۳۰۶	ضمنی بخاری
۳۴	عبدالواحد	پائندہ میر	۳۰۹	وسطی
۳۵	عبدالرحمٰن عرف خانباز	میر اعظم	۲۶۸	ضمنی بخاری
۳۶	عبدالحی	رحمت اللہ	۳۴۱	وسطی
۳۷	غلام سید	کٹا میر	۲۸۸	ادنیٰ
۳۸	غلام محبوب	خلیل الرحمٰن	۳۹۶	علیا
۴۰	غلام اللہ	مراد محمد	۲۷۰	ادنیٰ
۴۱	قاری فضل عظیم	محمد امین	۲۵۸	ضمنی بخاری
۴۲	فضل الرحمٰن	شمس الحق	۲۴۶	ادنیٰ
۴۳	نیک گل	امیر محمد	۳۳۸	وسطی
۴۴	فضل مولیٰ	رستم بول	۳۶۱	علیا
۴۷	قدرت شاہ عرف بخاری	نواب شاہ	۲۸۵	ادنیٰ
۴۸	گل نور	اول نور	۳۸۴	علیا
۴۹	گل محمد	امیر محمد	۲۷۱	ضمنی بخاری
۵۰	گلاب نور	محمد نور	۳۳۳	وسطی
۵۱	گل شیر	مصلی خان	۲۹۵	ادنیٰ
۵۲	لطف الرحمٰن	حبیب الرحمٰن	۳۶۱	علیا
۵۳	محمد کریم	سراج گل	۲۷۰	ضمنی بخاری
۵۴	محمد شاہ	ملا عبدالخالق	۳۱۸	وسطی
۵۵	محمد خان	داد محمد	۴۱۳	علیا
۵۶	مقدر	عبداللہ	۳۱۵	وسطی
۵۷	محمد اکبر	محمد عمر	۲۴۲	ادنیٰ
۵۸	مثل خان	محمد یعقوب	۲۴۹	ضمنی ترمذی
۵۹	محمد علی	تیمور خان	۳۱۹	〃 〃
۶۰	محمد منصور خان	ملک احمد ظاہر خان	۴۵۲	علیا
۶۱	محمد محسن	صاحبزادہ احمد صاحب	۳۵۴	وسطی
۶۲	محمد اسرائیل	مرزا عالم	۲۵۸	ادنیٰ
۶۳	محمد حنیف	محمد یوسف	۳۲۳	وسطی
۶۴	محمود الحسن	محمد حسن	۲۹۰	ادنیٰ
۶۵	محمد اسماعیل	رحیم گل	۳۲۶	وسطی
۶۶	محمد شاہ	عمر شاہ	۳۵۵	〃
۶۷	محمد ایوب	مینا گل	۲۷۰	ضمنی ترمذی
۶۹	محمد شیر خان	صنوبر خان	۲۴۵	ادنیٰ
۷۰	محمد اسحاق	عبدالخالق	۳۸۲	علیا
۷۱	محمد یوسف	سلطان	۳۶۲	〃
۷۲	محمد وزیر	عبدالخالق	۲۹۸	ادنیٰ
۷۳	محمد عتیق	صاحبزادہ سید احمد	۳۰۹	وسطی
۷۴	محمد عمر	محمد گل	۳۴۷	〃
۷۵	محی الدین	محمد رسول	۲۷۴	ضمنی بخاری
۷۶	محمد نواز	میر اواز	۳۰۳	وسطی
۷۷	محمد نعیم	محمد حلیم	۲۶۴	ادنیٰ
۷۸	محمد حنیف	عبدالرزاق	۲۵۰	〃
۷۹	نور الحق	قاضی عبداللطیف	۲۷۸	〃

ربیہ پاکستان ملتان ۱۳۹۲ھ

درجہ وسطیٰ ۳۰۰ یا اس سے زائد، کامیاب ادنیٰ ۲۴۰ یا اس سے زائد

متحان دورہ حدیث شریف ۱۳۹۲ھ میں شرکت کی۔ جن میں سے ۹ طلباء نے صحیح بخاری کا اور تین طلباء
م ہوا، اور باقی ۳۶۹ طلباء نے پوری دس کتب حدیث کا امتحان دیا۔ ان میں سے ۵۴ درجہ علیا میں
اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں۔ مگر ۵۴ طلباء کو صحیح بخاری کا اور دو طلباء کو جامع ترمذی کا امتحان آئندہ

کے اول نمبر کا میاب ہوئے۔ اور اسی مدرسہ کے مولوی ممتاز الحق نے ۴۸۳ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر کامیاب ہوئے
(مولانا) مفتی محمود ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان - ملتان)

۸۰	نادرشاہ	اشرف	۲۹۹	ادنیٰ
۸۱	نیک محمد	نظام الدین	۳۰۲	وسطیٰ
۸۲	نصر اللہ	عبدالصمد خاں	۳۴۶	"
۸۳	نقیب اللہ	مولوی محمد امین	۲۹۵	ادنیٰ
۸۴	نور الحق	نیک محمد	۳۰۰	وسطیٰ
۸۵	نخبۃ اللہ	عبدالمتکبر	۳۷۵	علیا
۸۷	ولی محمد	مولانا صالح محمد	۲۶۰	ضمنی بخاری
۸۸	وداں شاہ	نادرشاہ	۲۶۳	ادنیٰ
۸۹	سید ولی محمد	روز محمد	۳۳۳	وسطیٰ
۹۰	نصیر الدین	محمد یوسف	۳۴۴	"
۹۱	محمد ایوب	خان بیگ	۲۷۳	ادنیٰ
۹۲	غلام سرور	مولوی بادشاہ غنی	۲۶۵	ضمنی بخاری
۹۳	محمد کلام	سدیم خاں	۳۰۷	وسطیٰ
۹۴	سعید اللہ	حکمت خاں	۳۶۹	علیا
۹۵	قاضی الرحمٰن	غلام حضرت	۲۶۸	ادنیٰ
۹۶	حمید اللہ جان	عبدالکمال	۲۴۸	"
۹۷	احمد زی	امیر محمد	۲۶۳	"
۹۸	احمد شاہ	سعید محمد	۲۴۰	ضمنی بخاری
۹۹	امین الحق	حلیم الرحمٰن	۳۵۲	وسطیٰ
۱۰۰	امین یامین	جمال نور	۴۰۲	علیا
۱۰۱	احسان الحق	فضل حق	۲۶۱	ضمنی بخاری
۱۰۲	امان اللہ	سید مسعود	۳۱۲	وسطیٰ
۱۰۳	احمد	علی محمد	۲۴۰	ادنیٰ
۱۰۴	سید ابراہیم شاہ	میر سید علی	۲۸۴	"
۱۰۵	بہرام خاں	شاہ زر خاں	۳۳۴	وسطیٰ
۱۰۶	بسم اللہ	محمد شریف	۲۴۴	ضمنی بخاری
۱۰۷	تاجبر علی	احمد نواز	۲۴۱	ادنیٰ
۱۰۸	ثناء اللہ	حیدر شاہ	۳۴۷	وسطیٰ
۱۰۹	جمال الدین	محمد اسلم	۳۱۳	"
۱۱۰	جمشید	محب اللہ	۳۰۵	"
۱۱۱	جہاں زیب	غلام رسول	۲۴۰	ضمنی بخاری
۱۱۲	جاوید محمد	فضل قہار	۲۶۶	ادنیٰ
۱۱۳	حبیب الرحمان	میاں حضرت سمال	۲۸۲	"
۱۱۴	حمید خاں	حبیب اللہ خاں	۳۱۵	
۱۱۵	حسن اصغر	دین اکبر	۳۴۹	"
۱۱۶	حبیب الرحمان	غلام ربانی	۳۳۳	ضمنی بخاری
۱۱۷	حضرت عالم	غلام نبی	۳۷۶	علیا
۱۱۸	حبیب الرحمٰن	عبدالرحیم	۳۶۶	"
۱۱۹	خاتم اللہ	گلستان	۲۵۲	ادنیٰ
۱۳۰	دعوۃ اللہ	ولی اللہ	۲۷۵	"
۱۲۲	رعایت اللہ	گل شہزادہ	۲۹۵	"
۱۲۳	رحیم گل	گل محمد	۳۳۲	وسطیٰ
۱۲۴	رحمان اللہ	غازی مرجان	۳۶۷	علیا
۱۲۵	روح الامین	میر خستم	۲۶۲	ادنیٰ
۱۲۶	سید کبیر	عبدالقادر	۲۴۸	ضمنی بخاری
۱۲۷	سراج الدین	مولوی عبداللطیف	۲۶۰	ادنیٰ
۱۲۸	سعید اللہ	عبد المالک	۲۵۲	ضمنی بخاری
۱۲۹	سیف اللہ	محمد ہاشم خاں	۴۱۰	علیا
۱۳۱	سلامت خاں	ملا محمد	۲۴۷	ادنیٰ
۱۳۲	سیف الرحمٰن	غازی محمد	۳۶۲	علیا
۱۳۳	سمیع اللہ	محمد اسرائیل	۳۰۶	وسطیٰ
۱۳۴	احمد	سید امیر	۳۴۹	"
۱۳۵	سردار علی	ملک شیر جان	۳۷۵	علیا
۱۳۶	سید ملا محمد	سید محمد	۲۹۱	ادنیٰ
۱۳۷	شیخ رسول	نور رحیم	۳۱۳	ضمنی بخاری
۱۳۸	شجاع عالم	قاضی سردار خاں	۳۶۰	علیا
۱۳۹	شاہ الدین	جمال الدین	۳۷۴	"
۱۴۰	شمس الحق	غلام حسن	۴۰۲	"
۳۹۸	محمد شریف	محمد صفدر خاں	۶۲	الفائز

دارالعلوم سرحد پشاور

۱۴۱	محمد خضر	عبدالرحمٰن	۲۹۰	ادنیٰ
۱۴۳	حمید اللہ	شیر خاں	۲۹۲	"
۱۴۴	محمد یوسف	زمرے	۲۴۰	ضمنی بخاری
۱۴۵	فضل الرحمٰن	غلام رحیم	۲۴۰	ادنیٰ
۱۴۶	محمد گلاب	شراف الدین	۲۵۸	"
۱۴۸	حبیب الرحمٰن	عبداللطیف	۲۸۲	"
۱۴۹	گل رحمان	حکم خاں	۲۸۵	"
۱۵۰	رحیم سید	نور الرحیم	۳۱۱	وسطیٰ
۱۵۱	عبدالحسیم	خان محمد	۳۴۴	"
۱۵۲	محمد رحیم	خان بہادر	۳۱۰	"
۱۵۵	محمد صدیق	محمود شاہ	۲۹۹	ادنیٰ
۱۵۶	خیر البشر	عبدالمنان	۲۸۴	"
۱۶۳	بادشاہ گل	زاہد گل	۲۷۹	"
۱۶۵	عبدالحبیب	عبدالمتین	۳۲۵	وسطیٰ

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۶۹	محمد شریف	عبدالکبیر	۲۴۳	ادنیٰ
۱۷۰	محمود شاہ	مومن	۳۲۷	وسطی
۱۷۱	فتح الرحمٰن	سیف الرحمٰن	۲۴۷	ادنیٰ
۱۷۳	حضرت محبوب	نذر محمد	۳۰۷	وسطی
۱۷۴	محمد سبحان	ملاحیدر خاں	۲۵۶	ضمنی بخاری
۱۷۶	خلیل الرحمٰن	خائستہ گل	۲۴۵	ادنیٰ
۱۷۹	محمد عالم شاہ	رحیم شاہ	۳۱۰	وسطی
۱۸۰	غریب گل	شکر دین	۴۷	کامیاب
۱۸۱	محمد اسماعیل	سید موسیٰ	۲۹۸	ادنیٰ

معراج العلوم بنوں

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۸۲	عنایت اللہ	فضل خاں	۲۶۱	ادنیٰ
۱۸۳	شمس الدین	شیر خاں	۲۵۰	〃
۱۸۵	میر سعد اللہ جان	گل بادشاہ	۲۴۲	ضمنی بخاری
۱۸۶	محب الدین	فضل جلیل	۲۸۶	ادنیٰ
۱۸۷	عنایت اللہ	ولی اللہ	۲۸۲	〃
۱۸۸	عبدالغفار	زر گل	۳۰۵	وسطی
۱۹۰	نادر خاں	عبداللہ خاں	۲۵۵	ادنیٰ
۱۹۲	شفیق الرحمٰن	محمد غلام	۲۸۶	〃
۱۹۴	امیر نواب خاں	شیخ بدین	۲۴۰	ضمنی بخاری
۱۹۶	خان بہادر	ظاہر الدین	۲۸۹	ادنیٰ
۱۹۷	تیلا دار خاں	خونا زار خاں	۲۴۲	ضمنی بخاری
۳۹۹	نور الحسن	خان زاد	۴۵	کامیاب

جامعہ رشیدیہ ساہیوال

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۹۹	نثار احمد	قاضی غلام احمد	۴۰۵	علیا
۲۰۰	محمد اشرف	المولوی قطب الدین	۳۳۳	وسطی
۲۰۱	عبدالوہاب	عبدالستار	۲۹۶	ادنیٰ
۲۰۲	ریاض احمد	میاں غلام نبی	۲۷۷	〃
۲۰۳	محمد حسین	میاں لال دین	۳۱۶	وسطی
۲۰۴	محمد اکبر	احمد الدین	۲۸۳	ادنیٰ
۲۰۵	خالد لطیف	علی محمد	۲۹۶	〃
۲۰۶	محمد سیف اللہ	خوشی محمد	۳۴۶	وسطی
۲۰۷	محمد اسلم	رحم علی	۲۶۲	ادنیٰ
۲۰۸	محمد اسماعیل	خان محمد	۲۵۳	〃
۲۰۹	محمد ضمیر الاسلام	المولوی عبدالجلیل	۳۴۵	وسطی
۲۱۰	رحمت اللہ	عبداللہ الکاتب	۲۸۴	ادنیٰ

دارالعلوم عربیہ ٹل

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۱۲	عبدالرحیم	عبدالحی	۲۴۳	ضمنی بخاری
۲۱۳	عاشق الدین	لعل الدین	۲۸۰	ادنیٰ
۲۱۴	محمد رسول	خان وزیر	۲۵۵	〃
۲۱۵	حیات اللہ	سلطان محمد	۲۴۷	〃
۲۱۶	عبدالقادر	اکبر خاں	۳۵۷	وسطی
۲۱۷	اویس خاں	کوچی خاں	۳۳۸	〃
۲۱۸	خان بہادر	ترمیر جان	۲۶۶	ادنیٰ

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۱۹	نصیب اللہ	ترمیر جان	۲۶۶	ادنیٰ
۲۲۰	سلیم گل	غازی گل	۳۰۴	وسطی
۲۲۱	عطاء اللہ	حنیف شاہ	۳۰۵	〃
۲۲۲	حسن گل	گل محمد	۲۷۱	ادنیٰ
۲۲۳	عباس خاں	جمعہ دین	۲۷۴	〃
۲۲۴	عبدالرزاق	اختر محمد	۲۵۰	〃
۲۲۵	میر جمال	سید جمال	۳۰۲	وسطی
۲۲۶	عبدالخالق	شیر محمد	۴۰	کامیاب
۲۲۸	مامور جان	عبداللہ	۵۰	〃
۲۲۹	محمد کریم	یار محمد	۴۶	〃
۲۳۱	سید لعل بادشاہ	خائستہ سعید	۴۰	〃

دارالعلوم نعمانیہ اتمان زئی

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۳۳	سید مومن	حبیب اللہ	۳۱۱	وسطی
۲۳۴	محمد خان	مینہ بات	۳۰۹	〃
۲۳۵	نادر خان	بہادر	۳۴۳	〃
۲۳۶	محمد گل	رستم خاں	۲۴۶	ادنیٰ
۲۳۷	محمد علی	امین زمان خاں	۲۶۰	〃
۲۳۸	حضرت خاں	حسن خاں	۲۷۱	〃
۲۳۹	عبدالودود	عبدالرحیم	۲۵۱	〃
۲۴۰	غلام اللہ	آدم خاں	۲۷۱	〃
۲۴۱	حضرت بلال	رسول گل	۲۸۴	〃
۲۴۲	صابر الرحمٰن	محمد حیا	۲۴۰	〃
۲۴۳	عبدالوہاب	محمد غلام	۲۷۴	〃
۲۴۵	عبدالجلیل	محمد عمر	۲۸۷	〃
۲۴۶	علی الرحمٰن	حمید گل	۲۸۸	〃
۲۴۷	رحیم اللہ	سردار محمد	۳۳۶	وسطی
۲۴۸	مدد خاں	فیض الرسان	۳۵۲	〃
۲۴۹	شہباز خاں	خونہ جان	۳۱۰	〃
۲۵۰	محمد گل	محمد حبیب	۳۰۰	〃

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی ۵

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵۱	منصور الحق ناصر	محمد نذیر	۴۹۶	علیا اول
۲۵۲	ممتاز الحق	محمد نذیر	۴۸۳	علیا دوم
۲۵۳	عبدالسلام	رضوان	۴۲۵	علیا
۲۵۴	عطاء اللہ	غلام قادر	۳۲۹	وسطی
۲۵۵	عبدالخالق	عبدالجلیل	۴۴۳	علیا
۲۵۶	عبدالقیوم	ابوالخیر	۴۲۵	〃
۲۵۷	عبدالرحیم	علی محمد	۴۱۹	〃
۲۵۸	محمد اسعد	وحید الدین	۳۹۲	〃
۲۵۹	فضل خالق	عبدالہادی	۴۳۵	〃
۲۶۰	عبدالرحمٰن	المولوی مبارک علی	۳۴۴	وسطی
۲۶۱	محمد صدیق	میاں اللہ بخش	۴۰۰	علیا
۲۶۲	فضل کریم	غلام مصطفیٰ	۳۶۲	〃
۲۶۳	الٰہی بخش	محمد امین	۳۸۶	〃
۲۶۴	جلال حسین	سید عالم	۳۸۶	〃

۲۶۵	عبدالعزیز	محمد قاسم	۳۲۸	وسطی
۲۶۶	شہاب الدین	عبدالحمید	۴۲۶	علیا
۲۶۷	خدا بخش	میراں بخش	۳۷۳	”
۲۶۸	محمد صدیق	غلام حبیب	۳۳۰	وسطی

جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

۲۶۹	عارف گل	امام گل	۲۹۹	ادنیٰ
۲۷۰	محمد عبدالرشید	دلیل الدین	۳۴۷	وسطی
۲۷۱	محمد حمید اللہ	محمد زبید اللہ	۳۲۸	”
۲۷۲	محبوب الرحمٰن	عبدالمالک	۲۴۵	ضمنی بخاری
۲۷۳	تاج محمد	ابراہیم	۲۴۶	” ”
۲۷۴	ابراہیم	داد محمد	۲۵۸	” ”
۲۷۵	محمد	فضل کریم	۲۸۲	” ”
۲۷۷	محمد حسین	عبدالشکور	۲۵۸	” ”
۲۷۸	نورالاسلام	کالا میاں	۲۵۱	ضمنی بخاری
۲۸۰	محمد کامل	نذیر احمد	۲۵۰	ادنیٰ
۲۸۱	محمود الحسن	میر احمد	۲۸۸	”
۲۸۵	محمد عاصم عثمانی	محمد احمد	۲۸۲	”
۲۸۶	منیر احمد	عبدالمجید جادلہ	۳۷۱	علیا

دارالعلوم کبیروالہ

۲۸۷	عبدالحنان	مفیض اللہ	۳۴۰	وسطی
۲۸۸	عبدالمجید	حکیم محمد فاضل	۲۹۶	ادنیٰ
۲۹۰	محمد نواز	محمد فاضل	۲۷۹	”
۲۹۲	حافظ محمد	ولی محمد	۲۵۸	”
۲۹۵	محمد انور	المولوی علی محمد مدظلہ	۲۹۷	”
۲۹۶	محمود حسن	حکیم دوست محمد	۲۷۳	”
۲۹۷	محمد رفیق	مہر سجاول	۲۵۰	”
۲۹۸	محمد رمضان	اللہ بخش	۲۸۱	”
۲۹۹	عبدالحق	میاں فتح محمد	۴۰	کامیاب
۳۰۰	محمد رمضان	المولوی عبدالحفیظ	۴۰	کامیاب

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

۳۰۳	محمد اجمل	محمد اسماعیل	۳۳۹	وسطی
۳۱۰	محمد رفیق	عالم الدین	۲۶۵	ادنیٰ
۳۱۵	اللہ بخش	غلام قادر	۴۰	کامیاب

قاسم العلوم فقیروالی

۳۱۶	محمد صادق	عاشق محمد	۲۴۸	ادنیٰ
۳۲۰	سید شمشیر علی	سید قاسم	۲۹۶	”

اشرف المدارس لائلپور

۳۲۲	محمد عالم	جمال الدین	۳۰۶	وسطی
۳۲۳	مختار احمد	حبیب اللہ	۲۶۰	ضمنی بخاری

مدرسہ قاسم العلوم ملتان

۳۲۴	اقبال سعید	الحاج محمد سعید	۳۹۵	علیا
۳۲۵	رشید احمد	المولوی محمد احسن	۳۸۰	”
۳۲۶	اعزاز احمد	المولوی محمد مسعود	۴۰۰	علیا
۳۲۷	عبدالحی	المولوی محمد علی	۳۲۸	وسطی
۳۲۸	اللہ ڈتہ	محمود	۲۷۱	ادنیٰ
۳۲۹	فیض القیوم	المولوی عبداللہ	۲۴۰	ضمنی بخاری
۳۳۰	عبدالعلیم	غلام محمد	۲۹۷	ادنیٰ
۳۳۱	جمیل احمد	غلام قادر	۲۸۲	”
۳۳۲	محمد عثمان	الٰہی بخش	۲۶۴	”
۳۳۳	عبدالعزیز	نور محمد	۲۷۹	”
۳۳۷	اللہ وسایا	غازی احمد	۲۸۴	”
۳۳۸	خدا بخش	اللہ وسایا	۲۵۴	”
۳۳۹	عبدالقادر	فتح محمد	۲۴۰	”
۳۴۳	ضیاء الحق	عبدالحق	۲۷۷	”
۳۴۴	شفیق احمد	مولانا محمود اختر	۳۱۰	وسطی
۳۴۷	منظور احمد	محمد نواز	۲۶۵	ادنیٰ
۳۴۸	محمد موسےٰ	محمود	۲۵۸	”
۳۵۲	غلام حسین	غلام حسن	۴۰	کامیاب
۳۵۳	محمد فیض اللہ	عبدالشکور	۴۰	”
۴۰۱	میر محمد	حاجی موسیٰ	۲۷۴	ضمنی بخاری

مدرسہ خیر المدارس ملتان

۳۵۴	محمد اشرف	خلیل الرحمٰن	۳۲۶	وسطی
۳۵۵	محمد عیسیٰ	عبدالحق	۲۸۹	ادنیٰ
۳۵۶	محمد عابد	غلام قادر	۳۴۳	وسطی
۳۵۸	منظور احمد	غلام سرور	۲۸۸	ادنیٰ
۳۵۹	عبدالستار	نظام الدین	۲۹۳	”
۳۶۰	محمد نواز	کریم بخش	۲۷۲	”
۳۶۱	محمد ابراہیم	محمود	۲۶۳	”
۳۶۲	عبدالرشید	عبدالرحیم	۲۵۳	”
۳۶۴	محمد رفیق	عبدالرحیم	۲۹۸	ضمنی بخاری
۳۶۵	جمیل احمد	عبداللطیف	۲۵۲	” ”
۳۶۶	عبیداللہ	عبدالسلام	۲۸۸	” ”
۳۶۷	سعید احمد	غلام قادر	۲۵۴	ادنیٰ
۳۶۸	عطاء الرحمٰن	عبدالرشید	۲۹۶	”
۳۷۰	حق نواز	ولی محمد	۲۴۰	”
۳۷۱	محمد اکمل	محمد اجمل	۲۵۶	”
۳۷۳	عبدالسلام	اخوند عبدالصمد	۳۰۰	وسطی
۳۷۴	مقصود احمد	فتح محمد	۲۸۶	ادنیٰ
۳۷۵	استفاق احمد	دوست محمد	۲۷۵	ضمنی بخاری
۳۷۹	عبدالرشید	گل محمد	۲۷۶	ادنیٰ
۳۸۲	عطاء اللہ	قادر بخش	۲۶۷	-
۳۸۶	عبدالحی	الحاج احمد	۳۲۵	وسطی
۳۸۷	صدرالدین	محمد دین	۲۸۴	ادنیٰ
۳۸۸	تاج الدین	سراج الدین	۲۴۵	ضمنی بخاری
۳۸۹	عبدالجلیل	محمد حسین	۳۰۶	وسطی
۳۹۰	محمد باقر	محمد ہاشم	۲۸۵	ضمنی بخاری
۳۹۲	محمد سرور	محمد دین	۲۷۲	ادنیٰ
۳۹۳	محمد یٰسین	غلام حسین	۲۸۰	ضمنی بخاری
۳۹۴	عبدالرحمٰن	بہادر علی	۲۷۸	ادنیٰ

بقیہ - صراحات

ساتھ ایک دوسرے کو تسلیم کر رہے ہیں ۔ برطانیہ یورپ کی منڈی میں شامل ہو گیا ہے ۔ یورپ کے اتحاد کی کانفرنس پہلے ہی منعقد ہو چکی ہے ، جس میں یورپ کے اشتراکی اور غیر اشتراکی ملکوں نے یکساں طور پر حصہ لیا اور روس نے بھی اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ۔

گویا یورپ آئندہ چند سالوں میں اپنے تمام اقتصادی اور فنی وسائل مربوط بنا لے گا اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ہیتھ نے یورپ کی مشترکہ منڈی میں اپنے ملک کے داخلہ کے وقت واضح طور پر کہا ہے کہ یہ اتحاد محض اقتصادیات پر ختم نہیں ہو جائے گا ، بلکہ آئندہ چل کر سیاسی اتحاد کی منزل تک بھی پہنچے گا ۔ اور ظاہر ہے کہ سیاسی اتحاد کی آخری منزل فوجی اتحاد ہے ۔

لیکن یورپ کے برعکس ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کا یہ حال ہے کہ آج بھی ان کے داخلی معاملات میں انتشار موجود ہے ۔ ان کے باہمی معاملات میں نزاع و افتراق جاری ہے ۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف گرم و سرد محاذ کھولے ہوئے ہیں ۔

ان ملکوں کے عوام میں خواندگی کا تناسب ابھی تک بہت کم ہے ۔ خوراک میں کوئی ملک خود کفیل نہیں بن سکا ہے ۔ صنعتی اور فنی میدان میں یورپ کے سامنے ان ملکوں کی حیثیت طفل مکتب کی سی ہے ۔ سائنس کے موجودہ دور میں یہ ممالک ابھی صفر کے برابر ہیں ۔

مستقبل قریب تو کیا مستقبل بعید میں بھی دور تک ایسے آثار نظر نہیں آتے کہ ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کی یہ خامی و کوتاہی دور ہو سکے گی ۔ لے دے کے ان ملکوں کے عوام میں اخلاقی اور مذہبی قوت ہی ایک ایسی چیز تھی ، جس کے بل پر وہ بڑی سے بڑی طاقت کا مقابلہ کر سکتے تھے ، سو اس کے پنپنے کے بھی کوئی آثار نظر نہیں آتے ۔

اس موازنہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ یورپ مستقبل میں ابھی کافی عرصہ تک ایشیا اور افریقہ کے ملکوں کا بالواسطہ استحصال جاری رکھے گا ۔

سوائے اس کے کہ خود یورپ میں ہی کوئی ایسا عنصر اور طاقت نمودار ہو جائے ، جو اسے چیلنج کرے ۔

پھر بھی ایشیا اور افریقہ کا مستقبل واضح نہیں ہے ۔ البتہ چین اور جاپان کی صورت حال اس سے مختلف ہے ۔

مسلمان ملکوں کا معاملہ دوسرے ایشیائی اور افریقی ملکوں کی نسبت اور زیادہ پیچیدہ ہے ۔

مشرق وسطیٰ اور جنوب ایشیا کے مسلمان ملکوں پر سے امریکہ کی گرفت کمزور ہوتی نظر نہیں آ رہی ۔

عرب ملکوں میں عوام اور حکومتوں کے درمیان فاصلے بڑھے ہوئے ہیں اور ان ممالک کے درمیان اتحاد و اشتراک کی تمام کوششیں ابھی تک ناکام رہی ہیں ۔

ترکی کی داخلی آویزش ختم نہیں ہو پا رہی پاکستان پر جو کچھ بیت چکی ہے ۔ وہ سب کو معلوم ہے ۔

ایران کے دعوے اپنی جگہ ہیں ۔ لیکن طاقت کے توازن کی باگ امریکہ کے ہاتھوں میں ہے ۔

مستقبل کے ان مضمرات اور خدشات کے ساتھ ۱۹۷۳ء کا سال شروع ہوا ہے ۔

(۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء)

سلانوالی ٹورنگ سنیما بند کیا جائے

شہر سلانوالی ضلع سرگودھا کی مشہور منڈی اور ایک اہم قصبہ ہے ۔ تقریباً ۱۸ ہزار کی آبادی ہے ۔ مزدور طبقہ زیادہ ہے ۔ ۱۹۴۷ء سے اب تک شہر سلانوالی سنیما جیسی برائی سے محفوظ رہا ۔ اس چھوٹے قصبہ میں ایک درجن سے زائد مساجد ہیں اور تمام آباد ہیں ۔ چھبیس سال کے عرصہ میں یہاں آنے والے ڈپٹی کمشنر اور دیگر ضلعی حکام ہم پر احسان فرماتے رہے ۔ اور باوجود کوششوں کے سلانوالی میں ٹورنگ یا مستقل سنیما کی اجازت نہ مل سکی ۔ اب ٹورنگ سنیما کی اجازت ملنے پر یہاں کے عوام میں سخت تشویش ہے ۔ اور سنیما کے چلنے سے شہر میں بدامنی ، جرائم میں اضافہ چوری کی عام وارداتیں ہونے لگیں ۔ ہمارا حکام ضلع سے مطالبہ ہے کہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں تاکہ شہر میں امن ہو ، اور جرائم کا خاتمہ ہو ۔ ہر شہری آرام کی نیند سو سکے ۔

(حافظ محمد ادریس ناظم نشریات ضلع سرگودھا)

شادی خانہ آبادی

دوستوں کا شکریہ

ابوسعید حضرت مولانا محمد رمضان صاحب علوی خطیب جامع مسجد گلشن آباد راولپنڈی کے صاحبزادے حافظ عبدالرحمٰن کی شادی گذشتہ ۱۱ دسمبر کو ہوئی ۔ اس سلسلہ میں احباب اور جماعتی دوستوں کے مبارکباد کے خطوط مولانا موصوف کو موصول ہوئے ۔ مولانا نے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا ہے ۔ اور دعا کی درخواست کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو اتفاق و اتحاد کی دولت سے مالا مال رکھے اور انہیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

سم الفار کا اکسیری نسخہ

ایک بار میں نے سم الفار کا ایک نسخہ ترجمان اسلام میں شائع کیا تھا ۔ اس کے بارے میں میرے پاس اکثر خطوط آتے رہتے ہیں اور اکثر لوگ خواہاں ہوتے ہیں کہ میں انہیں یہ نسخہ تیار کر کے بھیجدوں ۔ ان سب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ گذشتہ سال بہت سے حضرات کے اصرار پر میں نے اسے تیار کیا تھا اور وہ تھوڑے عرصہ میں ہی ختم ہو گیا ۔ اب پھر بعض حضرات کے شدید اصرار پر میں نے قلیل مقدار میں اسے تیار کیا ہے ۔ اور بعض تجربات کی روشنی میں اس میں چاندی اور سونے کا اضافہ کر دیا گیا ہے ۔

جو صاحب چاہیں وہ تیس روپیہ تولہ کے حساب سے پیشگی رقم بھیج کر منگوا سکتے ہیں ۔

نسخہ: سل و دق ، ذیابیطس ، ضعف باہ ، ناتوانی سیلان الرحم ، ضعف رحم ، دائمی نزلہ و زکام ، آتشک کہنہ سرطان معدہ ، دمہ اور جوڑوں کے درد وغیرہ امراض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے ۔

پتہ :- احمد حسین کمال ، جمعیۃ اکیڈمی ۲/۶ س ۵ کورنگی ۶ کراچی ۳۱

اظہار مسرت

یہ خبر پڑھ کر ہر مسلمان کو دلی خوشی اور مسرت ہو گی ، کہ ڈہرکی شہر ضلع سکھر میں کھاد فیکٹری بننے کے بعد اس میں جو غیر ملکی عیسائی اور مرزائی اپنے مذہب کا پرچار کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کر رہے تھے ، جمعیۃ کے کارکنوں نے بروقت جوابی کارروائی کر کے ان کے سلسلہ تبلیغ کو ختم کر دیا ہے ۔ نیز شہر سے کچھ دور ایک بہت بڑا جنگل تھا ، جمعیۃ کے کارکنوں نے اس برائی کے اڈے کو ختم کر کے بحر الہدیٰ کے نام سے دار العلوم قائم کر دیا ہے ۔ جس کو مولانا عبداللہ سندھی مبلغ جمعیۃ اور مولانا محمد احمد صاحب اور حافظ محمد اسماعیل صاحب کی سرپرستی حاصل ہے اور ساتھ ہی جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر اور دار المطالعہ قائم کیا گیا ہے ۔ جس میں ہر قسم کی کتب مطالعہ کے لئے مہیا کر دی گئی ہیں ۔

(محمد عطاء اللہ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام صالح آباد)

صوفی محمد یوسف متوجہ ہوں

بنام صوفی محمد یوسف صاحب ساکن غریب آباد ملتان حاصل کردہ سند میٹرک ہائی سکول مظفر آباد ملتان اسمٰعیل آباد فوج میں ملازم کوئٹہ اب جہاں ہوں پتہ ذیل پر رابطہ قائم کریں

ابو الارشد خدا بخش غفرلہ شاگرد رشید حضرت لاہوری رحمہ اللہ خطیب سابق جامع مسجد صدیقیہ ملتان اسماعیل آباد ۔

اسمال خطیب جامع مسجد و مدرسہ مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن چک $\frac{120}{10R}$ ڈاکخانہ نبی پور چک ۱۲۱/۱۵ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

بقیہ ــــ ویت نام کا معاہدۂ امن

میں اسے اپنے سامراجی مفادات کا تحفظ مطلوب ہے۔ تو روس اور چین کے درمیان افتراق پیدا کرنا ضروری ہے۔

اس پالیسی میں اس کے تمام مغربی اور مشرقی اتحادیوں نے اس کا ساتھ دیا۔

پہلے بھارت اور چین کے درمیان شدید غلط فہمیاں پیدا کی گئیں۔ اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان بھی اتحاد کے امکانات بڑھ رہے تھے۔

اور پھر پاک بھارت جنگ دسمبر ۱۹۶۵ء کے ذریعہ اس علاقہ کا سیاسی اور فوجی ماحول اس طرح تبدیل کر دیا گیا کہ یہاں امن و استحکام کے امکانات ایک طویل عرصہ کے لئے مفقود اور کم سے کم ہو گئے۔

اس کے بعد چین اور روس کے درمیان شدید غلط فہمیوں کو خوب خوب ہوا دی گئی۔ تا آنکہ یہ دونوں اشتراکی طاقتیں ایک دوسرے کے لئے نا قابل برداشت بن گئیں۔

اس دوران امریکہ اپنی فوجی اور اقتصادی قوت کے ذریعہ جنوب ایشیا، ہند چینی اور ویت نام میں عوامی قوتوں کو ابھرنے اور غالب آنے سے روکتا رہا۔

بالآخر جب یہ اطمینان ہو گیا کہ آئندہ روس اور چین کے درمیان اشتراکی اتحاد کے امکانات باقی نہیں رہے ہیں تو امریکہ نے خود پہل کر کے چین کے ساتھ تعلقات کا آغاز کر دیا۔ اقوام متحدہ میں اس کے داخلہ کی راہ سے ہٹ گیا اور مشرق میں اپنے دوست ملکوں کو چین کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی اجازت دے دی۔

تاہم روس اور چین اپنے تمام اختلافات کے باوجود ویت نامی عوام کے معاملہ میں ابھی تک متفق الرائے چلے آ رہے تھے۔

غالباً دسمبر ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد ایک طرف روس اور چین کے درمیان کشیدگی میں چند نئے عناصر کا اضافہ ہوا تو دوسری طرف بھارت اور چین کے درمیان کشمکش کم ہو جانے کے امکانات کا بھی ازالہ ہو گیا۔

اس کے بعد ضرورت صرف اس بات کی تھی کہ شمالی ویت نام کی جنگی صلاحیتوں کو کچل دیا جائے اور اس علاقہ میں امریکہ کا فوجی رول ختم کر دیا جائے۔

اس لئے کہ اب امریکی مداخلت کے خاتمہ کے بعد ویتنام ہند چینی اور جنوب ایشیا کے معاملات کے بارے میں روس اور چین کے درمیان کسی قسم کی یک جہتی کے امکان کا اندیشہ نہیں رہا ہے۔ اور جس طرح ایشیا کے دوسرے ملکوں میں اشتراکی عنصر، روس نواز اور چین نواز کیمپوں میں تقسیم ہو کر باہم برسرپیکار ہے، اسی طرح آئندہ ویت نام اور ہند چینی کے دوسرے علاقوں میں بھی یہ تقسیم و تصادم رونما ہو سکتا ہے اور رونما کرایا جا سکتا ہے۔

ان امریکی امیدوں اور مضمرات کے ساتھ ویت نام میں جنگ بندی کا معاہدہ عمل میں آیا ہے۔

(۲۵ر جنوری ۱۹۷۳ء)

بقیہ ــــ عجیب و غریب واقعہ

جذبات کے ساتھ استقبال کر رہا تھا۔ دربار رسالتؐ میں پہنچے۔ تو سب سے پہلے حضرت طلحہؓ آگے بڑھے مصافحہ کیا، اور مبارکباد پیش کی۔ شوق و مسرت کی اسی کیفیت میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو حاضر ہوئے تو دیکھا کہ چہرۂ انور چاند کی طرح چمک رہا ہے۔ مسرت اور خوشی کی بڑی دلنواز کیفیت چہرۂ مبارک سے عیاں ہے۔ سلام و مصافحہ کے بعد آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

"اس مبارک دن میں بشارت حاصل کر، تیری ولادت سے آج تک جس سے بہتر کوئی دن نہیں آیا"۔

حضرت کعبؓ نے دریافت کیا۔ حضور یہ قبول توبہ آپ کی جانب سے ہے یا خدا کی جانب سے؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ "میری جانب سے نہیں خدا کی جانب سے ہے"۔

حضرت کعبؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ اللہ کے اس انعام عظیم کے شکریہ میں میں چاہتا ہوں کہ اپنا کل مال راہ خدا میں صرف کر دوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ بہتر یہ ہے کچھ اپنے لئے بھی رکھ لو۔

حضرت کعبؓ نے خیبر کا حصہ اپنے لئے روک لیا حضرت کعبؓ کے دوسرے ساتھی جو رنج و غم میں برابر کے شریک تھے، اور جن پر اس واقعہ کا گہرا اثر تھا۔ وہ بھی مسرت و ابتہاج اور فضل خداوندی کی اس نعمت بے بہا سے مستفید ہوئے۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول توبہ سے متعلق نازل شدہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

لقد تاب اللہ علی النبی والمھاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ثم تاب علیھم انہ بھم رءوف رحیم الخ

(القرآن الحکیم)

ترجمہ:۔ "بے شک! اللہ اپنے نبی پر متوجہ ہو گیا، اور مہاجرین اور انصار پر بھی جنہوں نے تنگی، اور بے سروسامانی میں اس کے پیچھے قدم اٹھایا اور اس وقت اٹھایا کہ قریب تھا، ان میں سے ایک گروہ کے دل ڈگمگا جائیں۔ پھر وہ اپنی رحمت سے ان سب پر متوجہ ہو گیا۔ بلاشبہ وہ شفقت اور رحمت کرنے والا ہے"۔

کہنے کو یہ صرف ایک واقعہ ہے، لیکن دیدہ و بینا ہو تو دل حق آشنا کا سوز و گداز اور نور ایمان کی آب و تاب اس میں صاف دیکھی جا سکتی ہے۔ اگر ایمان اسی چیز کا نام ہے، کہ مومن رضائے الٰہی کی خاطر اپنی ہستی کو فنا کر دے اور موت جیسی سختیوں میں بھی پائے استقامت میں کوئی لغزش نہ آنے دے۔ ہر حالت میں اتباع حق پیش نظر ہو، تو کہنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیات مقدسہ کا ایک ایک گوشہ ہمارے لئے مشعل راہ اور رہبر کامل کی حیثیت رکھتا ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو عبرت پذیری کی توفیق عطا فرمائیں

آمین!

جمعیۃ بنوں کی تمام شاخوں ک

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے ناظم اعلیٰ ا
جان نیازی نے اعلان کیا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلا
شاخوں کے نام فارم رکنیت جاری کئے گئے ہیں
فوراً پُر کر کے ضلعی دفتر کو پہنچا دیں۔ اور جو فار
گئے ہیں۔ اسے ابھی ابھی اطلاع ملتے ہی ضلعی د
کیونکہ صوبائی دفتر کی اطلاع کے مطابق محرم تک
کا کام مکمل کرنا ہے۔ اس لئے تمام فارم رکنیت
پُر کرنے کی کوشش کر کے ضلعی دفتر پہنچا دیں۔
رقم بھی بھیجدیں۔ کیونکہ تمام فارم اور رقم مرکز
حسب معمول روانہ کیا جائے۔

طریقہ:۔ ہر مقامی دس ارکان پر ایک رک
اور ہر دس ارکان ضلع پر رکن صوبہ اور اسی طر
(حمید اللہ جان نیازی

واقعہ چوہڑ کانہ کی تحقیقات شر

چوہڑکانہ۔ جمعیۃ ضلع شیخوپورہ کے ناظم عمومی
ربانی پر مقامی ایس ایچ او کے تشدد کی تحقیقات
شروع ہو گئی ہے۔ جناب مقبول احمد باجوہ ڈ
سی آئی اے چونامنڈی لاہور انکوائری کے لئے
ہیں۔ یاد رہے کہ حضرت مولانا غلام غوث ص
مدظلہ نے حج پر روانگی سے قبل لاہور ایرپور
نمایندوں کے ذریعہ وزیر اعلیٰ پنجاب جناب ملک
سے انکوائری کا مطالبہ کیا تھا۔ وزیر اعلیٰ کے حکم
شروع ہوئی ہے۔

جمعیۃ ضلع ساہیوال کا اجلاس ۶ فرو

مورخہ ۶ر فروری ۱۹۷۳ء کو چوک گول د
علماء اسلام ضلع ساہیوال (اوکاڑہ) میں ضلعی
جس میں تمام جماعتوں کے منتخب نمایندے شرکت
اور ضلعی جماعت کا جدید انتخاب عمل میں لایا جا
جماعتیں دستور کے مطابق ابتدائی انتخاب عمل
ضلع کو اطلاع دے دیں اور ضلعی نمایندوں کی
ارسال کریں۔

جمعیۃ ضلع شیخوپورہ کا اجلاس

بتاریخ ۲۹ر ذی الحجہ مطابق ۴ر فروری ۳
اتوار ۱۰ بجے صبح جامع مسجد عید گاہ شیخوپورہ میں جم
ضلع شیخوپورہ کی نہایت اہم میٹنگ ہو رہی ہے۔ جمع
شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر جگہ کا انتخاب ضلعی
کی فہرست، رکنیت فارم اور ان کی رقم لیتے آئیں۔
کی مدت بھی ختم ہو چکی ہے لہذا ضروری تاکید ہے۔
(نوٹ) پروگرام کے مطابق تمام حضرات اپنے اپنے
میں رکن سازی اور انتخاب مکمل کریں۔ اسی سلسلہ میں
ربانی ناظم ضلع اور سالار جمعیۃ ممتاز احمد قریشی تحصیل
کریں گے۔ جو ۲۵ر جنوری تا ۱۳ر فروری ہوگا۔

خ الازہر محمد الفحام اور شیخ عبد المنعم النمر کی دار العلوم حقانیہ میں آمد

عالم اسلام کی سب سے بڑی یونیورسٹی جامع ازہر کے شیخ الازہر محمد الفحام اور ڈائرکٹر ثقافت شیخ عبد المنعم ر آج صبح پشاور ایئر پورٹ پر اتر کر مولانا مفتی محمود وزیر صوبہ سرحد اور صوبائی وزیر تعلیم وغیرہ کی معیت میں سیدھے ستان کی سب سے بڑی درسگاہ دار العلوم حقانیہ پہنچے۔ دار العلوم شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ، اساتذہ، اراکین طلبہ نے ہزاروں کی تعداد میں ان کا پرجوش نعروں سے مقدم کیا۔ معزز مہمان نے دفتر اہتمام میں جانے کے بعد العلوم کے مختلف شعبوں اور دفاتر کا معائنہ کیا۔ درسگاہوں گئے اور کلاسوں میں تھوڑی دیر کے لئے اساتذہ رس سنا اور مروجہ کتابوں کے بارے میں معلومات حاصل ۔ دار العلوم کے شعبہ اطفال تعلیم القرآن میں جانے کے بچوں نے گلدستے پیش کئے اور فائرنگ سے خیر مقدم اور سکول میں بچوں سے تلاوت سنی۔ اس کے بعد ر الحدیث ہال میں ایک بہت بڑی استقبالیہ تقریب عقد ہوئی۔ مولانا سمیع الحق نے مولانا عبد الحق کی طرف سے پاسپاس پیش کرتے ہوئے جامع ازہر کے عظیم علمی مقام اور الم اسلام پر ان کے احسانات کو خراج تحسین پیش کیا اور ربوں کے مجاہدانہ موقف کو سراہا اور عربوں سے پاکستان کے روابط کے قیام کے سلسلے میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر کی خدمت کا ذکر کیا۔ نیز دار العلوم کے ساتھ ازہر کے تعلیمی اور ثقافتی روابط مزید استوار کرنے کی اپیل کی۔ اس کے بعد قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب نے عربی میں فی البدیہہ تقریر کی۔ اپنی مبسوط تقریر میں آپ نے انگریزی سامراج کے مقابلہ اور برصغیر کی اسلامی تعلیم اور ثقافت کی حفاظت میں علماء حق اور دینی مدارس کے کردار پر روشنی ڈالی نیز قیام پاکستان سے لے کر اب تک جمعیۃ علماء اسلام کی خدمات اور آئینی جدوجہد اور موجودہ دستور میں اسلامی دفعات شامل کرانے کا ذکر کیا۔

مولانا مفتی محمود نے کہا کہ ہمارے لسانی مسائل کا حل صرف عربی زبان کو سرکاری حیثیت دینے میں ہے اس طرح عالم اسلام کے ساتھ ہمارے روابط قائم ہو سکتے ہیں۔ مولانا مفتی محمود نے کہا کہ فلسطین کی طرح ہمیں بھی ہندو سامراج کا سامنا ہے اور یہود اور ہندو کا مشترکہ کردار ہے۔ عرب بھائیوں سے مل کر باہمی اتحاد کے ساتھ ہم اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے علماء اور مسلمان ہر حالت میں عربوں کے ساتھ ہیں۔

آخر میں شیخ الازہر استاد الفحام نے تقریر کی۔ اور اس پرجوش استقبال پر شیخ الحدیث مولانا عبد الحق اور مفتی محمود کا شکریہ ادا کیا۔ شیخ الازہر نے قرآن کریم کی صحیح تلاوت قرأت اور عربی زبان کی اہمیت پر دلائل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ رسول کریمؐ سے جو رشتہ ہے وہ ہمیں عربوں اور ان کی زبان عربی سے روابط پر مجبور کرتی ہے۔ شیخ الازہر نے کہا کہ پاکستان کے اس خطہ سے میں اتنا متاثر ہوا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اگر یہ لوگ جنتی نہ ہوں تو اور کون جنتی ہے۔ اور جنت میں [illegible] ہو سکے گا۔

شیخ الازہر نے کہا کہ میں دار العلوم کی کلاسوں میں جا کر عربی زبان کی تعلیم اور علوم نبویہ کی ترویج سے نہایت متاثر ہوا ہوں۔ شیخ الازہر نے نصاب تعلیم میں بعض نہایت پرانی کتابوں کی بجائے نئی کتابوں کو جگہ دینے پر زور دیا۔ اور اس سلسلہ میں نصاب اور کتابوں کے بارے میں ازہر کے تعاون کی پیشکش کی۔ شیخ الازہر اور ان کے ساتھی جناب عبد المنعم النمر نے دفتر اہتمام میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق کو قرآن کریم کے متعدد نسخے تحفۃً پیش کئے۔ رائے بک میں آپ نے دار العلوم کی تعلیمی خدمات اور مقام پر نہایت مسرت کا اظہار کیا اور اس کی ترقی کے لئے دعا کی۔ ساڑھے دس بجے عالم اسلام کے ان جلیل القدر افراد کو دار العلوم حقانیہ نے جوش وخروش سے الوداع کہا۔ شیخ الحدیث مولانا عبد الحق نے شیخ الازہر کو ایک نہایت ہی عمدہ جبہ پہنایا۔

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کی مجلس شوریٰ کے فیصلے

ایک وفد پورے صوبہ سندھ کے دورے کے لئے ترتیب دیا گیا جس کی قیادت مولانا سید محمد شاہ امروٹی کریں گے۔ وفد کے دیگر ارکان کے نام یہ ہیں:۔

(۱) حاجی کرامت اللہ قائم خانی ناظم عمومی صوبہ سندھ (۲) مولانا دوست محمد نواب شاہ (۳) مولانا عبد الکریم صاحب بیر شریف نائب امیر صوبہ سندھ (۴) مولانا اسفندیار صاحب کراچی (۵) پیر عبد القدوس حیدر آباد (۶) مولانا محمد حسن صاحب سانگھڑ (۷) مولانا غلام قادر شکار پور (۸) اسد دیوبندی کراچی (۹) مولانا عبد العزیز رتہ ڈیرہ۔ یہ وفد کراچی تا اوباڑہ تک جمعیۃ کے زیر اہتمام عام جلسوں اور کارکنوں سے خطاب کرے گا۔ ان کے دورے کا پروگرام دفتر سے مرتب کیا جائے گا۔ ان کو تحریری اطلاع بعد میں بھیجی جائے گی۔

(۲) مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ایک صوبائی رابطہ کمیٹی دفاعی کمیٹی بنائی گئی۔ جو کارکنوں کے مسائل کو حل کرے گی

(۱) سید محمد شاہ امروٹی (صدر) محمد اسماعیل بلوچ ایڈووکیٹ کراچی (سیکرٹری) محمد عمر ایڈووکیٹ سکھر۔ حاجی عبد المجید ایڈووکیٹ سانگھڑ۔ غلام رسول ایڈووکیٹ حیدر آباد۔ شیخ احسان اللہ ایڈووکیٹ شکار پور۔ شیخ عبد الرحمان ایڈووکیٹ سکھر۔ محمد ابراہیم ایڈووکیٹ سکھر۔ یہ کمیٹی کارکنوں کے مقدمات بھی لڑے گی۔ ساتھ ہی مرکز سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ بھی اس قسم کی ایک دفاعی کمیٹی مرتب کرے تاکہ جمعیۃ کے غریب کارکنوں کو انصاف کے حصول کے لئے آسانی ہو اور وہ جمعیۃ کے لئے مزید قربانیاں دے سکے۔ صوبائی رابطہ کمیٹی کے اجلاس صدر کے مشورہ پر بلائے جا سکیں گے۔

مولانا گل محمد خالد کو دو ماہ کے لئے صوبائی مبلغ کی حیثیت سے تقرر کیا گیا اور مولانا دوست محمد مدنی نواب شاہ کو اعزازی مبلغ کی حیثیت سے مستقل مقرر کیا گیا کہ وہ صوبے کے تمام اضلاع کا دورہ کر کے صوبائی فنڈ کو مضبوط بنائیں نیز جن لوگوں نے جمعیۃ سے اخباری بیانات کے ذریعے استعفے دیئے یا ڈاک سے استعفے روانہ کئے۔ ان کے استعفے مجلس شوریٰ نے قبول کر کے ان کو جمعیۃ علماء اسلام سے خارج کرنے کی توثیق کی۔ مدرسہ مفتاح العلوم کے مہتمم منشی شمس الدین کو جھوٹے قتل کے کیس میں ملوث کرنے پر انتظامیہ کی مذمت کی۔ نیز مدرسہ مفتاح العلوم کے متعلق جو لوگ غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں، ان کی بھی مذمت کی۔ مندرجہ ذیل ارکان نے اجلاس میں شرکت کی۔

مولانا سید محمد شاہ امروٹی۔ مولانا عبد الکریم بیر شریف۔ مولانا نور محمد سجاول۔ حاجی کرامت اللہ قائم خانی۔ مولانا اسفندیار کراچی۔ مولانا عبد المجید سکھر۔ حافظ عبد المجید رستم، مولانا یعقوب رستم۔ حاجی والی ڈنو ضلع سکھر۔ محمد عمر ایڈووکیٹ سکھر، حکیم محمد ابراہیم انصاری سکھر۔ مولوی عبد الواحد سکھر۔ پیر عبد القدوس حیدر آباد شہر۔ شبیر احمد حیدر آباد۔ مولانا مظہر الدین ضلع سکھر۔ بنیاد علی تھرپارکر۔ حکیم محمد دین تھرپارکر مولانا علی محمد لاڑکانہ۔ مولانا عبد العزیز لاڑکانہ۔ مولانا محمد حسن سانگھڑ۔ عرفان قادری سانگھڑ۔ عبد الستار بروہی کراچی، محمد عثمان الوری کراچی۔ حاجی دل مراد بلوچ کراچی۔ مولوی عبد الرحمٰن ٹھٹھ۔ محمد اسمٰعیل بلوچ وکیل کراچی۔ محمد شفیع دادو سید احمد شاہ جیکب آباد۔ مولانا دھنی بخش جیکب آباد۔ مولانا بدر الدین خیرپور۔ محمد خان عزیز خیرپور۔ مولانا عزیز احمد خیرپور۔ مولوی قائم دین نواب شاہ۔ مولوی دوست محمد نواب شاہ۔

ضروری اعلان

برائے شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

(۱) جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی تمام شاخوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ممبر سازی کی تمام کاپیاں معہ فیس رکنیت کے ۵ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ تک ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا میں پہنچا دیں۔ تاکیداً عرض ہے۔

(۲) ضلع سرگودھا کی جن جن شاخوں نے مرکز کے لئے چرم قربانی کی مد سے جو رقومات وصول کی ہیں۔ وہ بھی ۵ محرم تک ہر حال ضلعی دفتر میں پہنچا دیں۔

محمد صادق قائمقام جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے اضلاع کے نام

حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب قائمقام امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب نے پنجاب کے تمام ضلعی جمعیتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مرکز کے لئے چرم قربانی سے حاصل شدہ رقومات کی پوری پوری تفصیل ان کے نام مندرجہ ذیل پتہ پر ۵ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ تک روانہ کریں۔

پتہ: حضرت مولانا قاری عبد السمیع قائمقام امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب دفتر جمعیۃ مسلم بازار سرگودھا۔

المرسل: محمد صادق

بحکم حضرت قاری صاحب

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے فقط دین کی خاطر گورنری پر لات ماردی

(مولانا محمد ظہور صاحب رحمانی)

آپ کا نام سفیان بن سعید اور کنیت ابوعبداللہ تھی آپ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور امیرالمومنین فی الحدیث کا لقب ملا۔ تمام علمائے اسلام آپ کی دینداری، تقویٰ اور پرہیزگاری پر اتفاق کرتے ہیں آپ نہ صرف حدیث بلکہ فقہ کے بھی جید امام تھے بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب اپنے زمانہ میں سردار تھے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس سردار ہوئے پھر ان کے بعد شعبی سردار ہوئے اور ان کے بعد سفیان ثوری کو یہ مقام حاصل ہوا۔

آپ نے حدیثیں ابواسحٰق شیبانی، ابواسحٰق سبیعی، مسلم بن کہیل اور ان کے علاوہ سینکڑوں محدثین کرام سے روایت کی ہیں اور آپ سے امام مالک، اوزاعی، یحییٰ بن سعید القطان، ابن مبارک اور اس کے علاوہ ہزاروں تشنگانِ علم نبوی نے استفادہ کیا ہے۔

روایتِ حدیث میں مقام

عبداللہ بن مبارک کہا کرتے تھے کہ میں نے ایک ہزار ایک سو شیوخ سے حدیثیں لکھی ہیں مگر ان میں سفیان سے افضل کوئی نہ تھے یحییٰ بن سعید قطان کہتے تھے کہ میرے نزدیک شعبہ سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہیں ہے اور نہ کوئی ان کا ہم پلہ ہے مگر جب شعبہ سفیان کی مخالفت میں روایت کرتے ہیں تو میں سفیان کے قول کو لیتا ہوں ابن معین کہا کرتے تھے کہ سفیان ثوری کی مخالفت جب کوئی کرتا ہے تو میں ہمیشہ سفیان ہی کے قول کو مقدم کرتا ہوں۔ ابن مدینی نے اپنے استاد یحییٰ بن سعید قطان سے پوچھا کہ آپ امام مالک اور سفیان ثوری میں کس کی رائے کو زیادہ پسند کرتے ہیں تو یحییٰ نے فرمایا کہ سفیان امام مالک سے ہر چیز میں آگے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری کی مرویات تیس ہزار تک پہنچتی ہیں امام مالک فرماتے تھے کہ پہلے عراق میں دراہم اور کپڑے کی بہتات تھی اور جب سفیان ثوری وہاں گئے تو علم کی بہتات ہوگئی۔

اقوال

حضرت سفیان ثوری رح کے اقوالِ زریں بیشمار ہیں۔ آپ کے بہت سے اقوال کو علامہ شعرانی نے طبقات کبریٰ میں تفصیل سے نقل کیا ہے۔ ان میں چند اقوال عبرت و موعظت کی غرض سے درج کئے جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

" جب علماء ہی خراب ہوجائیں گے تو عوام کی اصلاح کون کرے گا؟ اور علماء کی خرابی اسی میں ہے کہ وہ دنیا میں پھنس جائے۔ اور دین کو بھلا دے۔"

ایک خط ایک عبادت گزار کو لکھتے ہیں اس میں ان کو جو نصیحتیں کی ہیں وہ انمول موتی ہیں لکھتے ہیں:۔

★ "پیارے بھائی! ہم لوگ ایسے زمانہ میں ہیں جس سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے حالانکہ ان لوگوں کے پاس جتنا علم تھا اتنا ہم لوگوں کے پاس نہیں ہے اور ان لوگوں کا درجہ جس قدر بلند تھا اتنا درجہ ہم لوگوں کا نہیں ہے۔ تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ جبکہ ہم لوگوں کے پاس علم کم ہے۔ صبر تھوڑا ہے۔ نیکی اور اچھائی پر تعاون کرنے والوں کی کمی ہے۔ لہذا تم لوگوں سے کم سے کم ملنے کی کوشش کرو۔ اور زیادہ وقت تنہائی میں گزارو۔ کیونکہ پہلے لوگ ملتے تھے تو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے تھے۔ اور اب یہ بات نہ رہی۔ اس لئے اب نجات اسی میں ہے کہ لوگوں سے الگ رہو۔ اور میرے بھائی حکام اور امراء کے پاس جانے اور ان سے ملنے سے احتراز کرو۔ اگر تم سے کوئی کہے کہ امراء کے پاس جاکر کسی کی سفارش کروگے، یا کسی پر ظلم ہونے سے روکوگے اور ان کو ظلم کرنے سے باز رکھوگے تو تم یاد رکھو کہ یہ سب ابلیس کا دھوکہ ہے۔ یہ سب دنیا حاصل کرنے اور ان کی غلط رائے میں ہاں بھرنے کے لئے ہوگا۔"

حضرت سفیان ثوری سے کہا گیا کہ فلاں شخص خلیفہ مہدی کے پاس آتا جاتا ہے اور وہ شخص کہتا ہے کہ ہم اس کی اتباع سے الگ رہتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوری نے کہا کہ وہ غلط کہتا ہے، اس نے اس کے کھانے پینے اور پہنتے میں افراط، اور رہن سہن میں اسراف کو نہیں دیکھا؟ اس نے اس کی عیش پرستی کو کبھی خیال نہیں کیا؟ پھر اس نے مہدی سے ایک دن یہ بھی کہا کہ یہ سب آپ کے لائق نہیں ہے

ایک بار خلیفہ مہدی کو اس کے منہ پر کہا۔ تم اپنے حاشیہ نشین اور بے جا خوشامد کرنے والوں سے الگ رہو۔ یہ تمہارا کھاتے ہیں اور تم سے پیسے لے کر تمہیں دھوکا دیتے ہیں۔ اور تمہاری ایسی تعریف کرتے ہیں جو تم میں نہیں پائی جاتی ہے۔

حضرت سفیان ثوری فرماتے تھے کہ جب کسی کو بدعت کی خبر ہو تو وہ اپنے ساتھی سے بھی بیان نہ کرے اور نہ اپنے دل میں جگہ دے۔ فرماتے تھے کہ جب کسی پولیس والے کو سوتے دیکھو تو اس کو نماز کے لئے بھی نہ جگاؤ کیونکہ وہ جب جاگے گا تو کسی کمزور کو ستائے گا۔ یا کسی پر ظلم کرے گا۔ فرماتے تھے کہ عالم تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اللہ تعالےٰ کو زیادہ پہچانتا ہے، اور اس کے اوامر کو زیادہ جانتا ہے اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور اس کے حدود کی مخالفت نہیں کرتے۔

دوسرا وہ جو اللہ کو پہچانتا ہے اور اس کے اوامر کو نہیں جانتا ہے۔ ایسے لوگوں کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ سے ڈرتے ہیں مگر اس کے حدود کی مخالفت کرتے ہیں۔

تیسرا عالم وہ ہے جو نہ اللہ تعالےٰ کو پہچانتا ہے، اور نہ اس کے اوامر کو جانتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ نہ اللہ سے ڈرتا ہے اور نہ اس کی حدود پر رکتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن سے جہنم کی آگ سلگائی جائے گی۔ اللّٰھم احفظ[نا] منھم۔

خلیفہ مہدی کے سامنے اعلان حق

قعقاع بن حکیم کہتے ہیں کہ ایک دن خلیفہ مہدی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت سفیان ثوری تشریف لائے اور آتے وقت خلیفہ مہدی کی شایان شان سلام نہ کیا، بلکہ معمولی رسمی سلام کرکے رہ گئے اور اس وقت کا سماں یہ تھا کہ ربیع مہدی کے پیچھے تلوار پر ٹیک لگائے کھڑا تھا اور اس کے حکم کا منتظر تھا جب حضرت سفیان ثوری سلام کرکے بیٹھ گئے تو مہدی مسکراتے ہوئے سفیان ثوری کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اے سفیان! آپ ہم لوگوں کے خوف سے ادھر ادھر بھاگتے رہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ بدسلوکی کرنا بھی چاہیں تو اس کی قدرت نہیں رکھتے ہیں۔ اچھا اب تو ہم آپ پر قدرت رکھتے ہیں، اگر ہم ابھی چاہیں تو حکم دیں اور آپ کو ذلیل ورسوا کردیا جائے گا۔

اِس کے جواب میں حضرت سفیان ثوری رح نے فرمایا کہ اگر تم میرے ساتھ اس قسم کا کوئی حکم کردگے تو وہ شہنشاہ جو قادر مطلق ہے اور جو حق وباطل میں تفریق کرتا ہے، وہ بھی تمہارے ساتھ وہی فیصلہ کرے گا۔"

یہ سن کر ربیع آگ بگولہ ہوگیا۔ اور بولا:۔

"امیرالمومنین! یہ جاہل آدمی آپ سے گستاخی کررہا ہے۔ اجازت دیجئے کہ اس کی گردن اُڑادوں"

مہدی نے کہا:۔

"تم ہی بدبخت ہو تم کو نہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کن صفات کے مالک ہیں۔ اگر ان کو قتل کروگے تو ہم سب تباہ ہوجائیں گے۔ میں تو ان کی حق گوئی پر ان کو کوفہ کا قاضی (گورنر) مقرر کرتا ہوں۔ اور ایسا قاضی بناؤں گا کہ کوئی ان کے فیصلہ میں دخیل نہ ہو" اور پھر فوراً پروانۂ قضا لکھ کر ان کے حوالے کردیا۔

حضرت سفیان ثوری رح خلیفہ مہدی کے اِس آرڈر کو لے کر دریائے دجلہ میں ڈال آئے۔ اور خود کہیں چھپ کے بیٹھ رہے۔ تلاش کرنے کے باوجود جب کہیں سے سراغ نہ مل سکا تو شریک بن عبداللہ نخعی کو کوفہ کی امارت سپرد کردی گئی۔

رحلت

کہا جاتا ہے کہ حضرت سفیان ثوری رح نے اسی روپوشی کے زمانے میں ہی رحلت فرمائی تھی۔